ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۰ دسمبر ۱۹۵۷ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۞ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ

ترجمہ:۔ ابی امامہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محبت کی خدا کے واسطے اور بغض رکھا خدا کے واسطے اور (کسی کو کچھ) دیا خدا کے واسطے اور منع کیا خدا کے واسطے (یعنی جو کام بھی کیا خدا کے لئے) کیا اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا۔ (ابوداؤد) اور ترمذی شریف میں (یہی حدیث) جو معاذ بن انسؓ سے مروی ہے۔ اس کے الفاظ میں کچھ تقدیم و تاخیر ہے۔ اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ پس یقیناً اس نے کامل کیا اپنے ایمان کو۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

ترجمہ۔ ابوذرؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے لئے محبت کرنا اور خدا کی راہ میں بغض رکھنا بہترین اعمال میں سے ہے (ابوداؤد)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ (رواہ الترمذی) وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فُضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ و مامون رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں سے مامون رہیں۔ (ترمذی، نسائی) اور بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں فضالہ سے جو روایت نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں اور مجاہد وہ ہے۔ جس نے خدا کی عبادت میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے۔ جس نے چھوٹے اور بڑے گناہوں کو ترک کر دیا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

ترجمہ:۔ انسؓ کہتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کوئی خطبہ پڑھا ہو (یعنی کوئی تقریر کی ہو) اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جو شخص امین و دیانتدار نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہے اور جو شخص عہد کا پابند نہ ہو۔ اس کا دین کامل نہیں ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص (زبان اور دل سے) اس امر کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ یعنی خداوند تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے (ابدالاباد کے لئے دوزخ میں رہنا حرام ہے)

عَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ (رواہ احمد)

ترجمہ:۔ مقدادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ زمین کے اوپر کوئی کچا گھر یا خیموں کا گھر ایسا باقی نہ رہے گا۔ جس میں اسلام کا کلمہ داخل نہ ہو۔ اللہ اس کلمہ کو (ہر گھر میں) عزیز کو عزت دے کر اور ذلیل کو ذلت دے کر داخل کرے گا۔ یعنی اللہ جن کو عزیز قرار دے گا وہ اس کلمہ کے اہل ہوں گے۔ اور جن کو ذلت دے گا۔ وہ اس کلمہ کے ماتحت رہیں گے۔ میں نے یہ سُن کر کہا۔ پھر تو سارا دین خدا ہی کے واسطے ہوگا۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ... قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا لَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ (رواہ البخاری)

ترجمہ۔ وہب بن منبہؓ سے کہا گیا۔ کہ لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے (یعنی جنت میں جانے کے لئے کیا صرف یہی اعتراف کافی نہیں ہے) انہوں نے کہا ہاں۔ لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں ہوتی۔ جس میں دندانے نہ ہوں۔ پس اگر تم دندانے دار کنجی لے کر آؤ گے۔ تو جنت کا دروازہ تمہارے لئے کھولا جائیگا اور دندانے دار کنجی نہ لائے تو دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے اسلام لانے کو اچھا بنائیگا۔ (یعنی اسلام کے کاموں کو صدق اور خلوص سے ادا کرے گا۔) اس کی ہر نیکی کا اجر دس گنا لکھا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی ایک نیکی سات سو نیکیوں کے برابر ہوگی اور ہر ایک بدی اپنے مثل لکھی جائے گی۔ (یعنی ایک ہی بدی سمجھی جائیگی) یہاں تک کہ وہ خدا کے پاس چلا جائے۔ بخاری و مسلم

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۳ | ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۵۷ء | شمارہ ۳۲

اغوا شدہ خواتین کا مسئلہ

اغوا شدہ خواتین کی بازیافتگی کا مسئلہ ہندو پاکستان دونوں ممالک سے متعلق تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ حکومت ہند نے ہندوستانی عورتوں کی پاکستان میں کم تعداد ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس مسئلہ میں کوئی دلچسپی نہ لی۔ گزشتہ دس سال میں پاکستان کی طرف سے اس مسئلہ کے کئی حل پیش ہوئے لیکن مشرقی پنجاب کی حکومت کے عدم تعاون کی وجہ سے بہت معمولی بازیافتگی ہوئی۔ پولیس اور فوج کے علاوہ وہاں کے سماجی کارکن بھی اغوا شدہ مستورات کو نہ تلاش کر سکے۔ اور نہ یہاں لا سکے۔ مقامی حکّام اغوا سے لاعلمی کا اظہار کرتے اور بعض دفعہ پردہ پوشی کرتے۔ کیونکہ کوئی عہدیدار اپنے حلقہ کے ایسے افراد سے ناواقف نہیں ہو سکتا۔ جنہوں نے تقسیم ملک کے دوران میں مجبور و مقہور مستورات پر ہاتھ ڈالے تھے۔ خیر یہ کام جوں توں ہو رہا تھا۔ لیکن اب بھارت میں اس قانون کی میعاد ختم ہو گئی ہے۔ جس کے تحت بازیافتگی ہو سکتی تھی۔ پاکستانی حکومت کی درخواست پر بھی بھارتی حکومت اس قانون میں توسیع پر آمادہ نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک پاکستانی وفد جناب حاجی مولا بخش صاحب سومرو کی سربراہی میں دہلی گیا ہوا تھا۔ اخباری اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت ہند نے حسب سابق خاطر خواہ تعاون نہیں کیا۔ بازیافتگی کا مسئلہ متعلقہ قوانین کی عدم موجودگی میں "انسانی شرافت" پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ شرافت انسانی کا تو فقدان تھا۔ جس کی وجہ سے یہ اخلاقی جرم معرض وجود میں آئے۔ اور دوسرے جب مشرقی پنجاب کے حکمران اور اغوا کنندگان قانون کے ڈنڈے کے تحت اغوا شدہ مستورات کو پاکستانی حکّام اور سماجی کارکنان کے حوالے کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ تو وہ "انسانی شرافت" کہاں سے لائیں گے۔

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کو ناچ گھر بنا کر اللہ تعالیٰ کے غضب کو نہ للکاریئے

جو انہیں اس اخلاقی کام پر آمادہ کر سکے۔

حکومت ہند کو چاہیئے کہ اگر وہ بازیافتگی پر دل سے آمادہ ہو تو سابق قانون بحال کرے اور مقامی حکام کو مجبور کرے کہ وہ اس پر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہوئے تمام اغوا شدہ خواتین کو اُن کے ورثا کے حوالے کر دیں۔

مراکش کے مظلوم مسلمان

آج تک مراکش کے لاکھوں مسلمان آزادی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ آج کل اُن کا معاملہ اقوام متحدہ میں درپیش ہے۔ تعجب ہے کہ فرانس کمال ڈھٹائی سے کہہ رہا ہے کہ اقوام متحدہ اس مسئلہ پر غور کی مجاز ہی نہیں ہے۔ گویا فرانسیسی فوجی درندے تو اس کے مجاز ہیں کہ وہ جب اور جتنی تعداد میں چاہیں۔ مراکشی مسلمانوں کو شہید کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس ظلم کی آواز دُنیا میں بُلند ہوتی ہے تو وہ غلط اور ناجائز ہے۔ وہ وقت دُور نہیں۔ جب فرانس بہ ہزار رسوائی و ذلت مراکش سے نکلیگا اور مراکشی مسلمان نعمت آزادی سے نوازے جائیں گے۔ ظلم کی ناؤ ہمیشہ بھر کر ڈوبتی ہے۔ فرانس اپنی سنگینوں سے حریت کے جذبہ کو دبا نہیں سکتا۔

مغربی ایران کا زلزلہ

۱۳ار دسمبر کو۔ جو خوفناک زلزلہ مغربی ایران کے صوبوں میں آیا۔ سرکاری اطلاع کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں سے تیرہ سو افراد کی لاشیں ملبہ سے نکالی جا چکی ہیں۔ اور مزید لاشیں ابھی تک نکالی جا رہی ہیں۔ ہزاروں افراد بے خانماں ہو گئے ہیں۔ متعدد دیہات زمین کے اندر غرق ہو گئے ہیں۔ زخمی ہونے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ بتلائی جاتی ہے۔

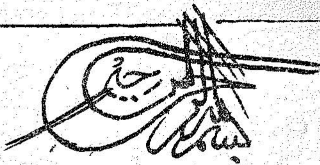
ہمیں اس صدمہ میں باشندگان ایران سے پوری ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ اُن کی دستگیری فرمائے۔ ہم حکومت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ زلزلہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے فوری اقدام کرے۔ تاکہ ہم اُن سے ہمدردی کا اظہار کر سکیں۔

دیوبند کے لئے ویزا

حضرت مدنیؒ کی وفات حسرت آیات کے سلسلہ میں پاکستان سے دیوبند جانے والے حضرات کے لئے بھارت کی حکومت نے ویزا کی سہولتیں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند دہلی نے مندرجہ ذیل تار حضرت شیخ التفسیر کے نام ارسال فرمایا ہے:۔

"VISA FACILITIES GRANTED"

(ترجمہ۔ ویزا کی سہولتیں دینے کی منظوری دے دی گئی ہے)



خطبہ یوم الجمعۃ ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء

از جناب شیخ التفسیر مولینا احمد علی صاحب جامع مسجد شیرانوالہ لاہور

(تین مضمون)

۱۔ پہلا انسان کی زندگی کا مقصد عبادت حصول رضائے الٰہی ہے

۲۔ دوسرا انسان کی زندگی کا ہر عمل حیات حصول رضائے الٰہی کے دائرے میں آسکتا ہے

۳۔ تیسرا رزق حلال کمانے کے تمام ذرائع معاش میں سے کسی پیشہ کو بھی ذلیل نہیں کہا جا سکتا

انسان کی زندگی کا نصب العین محض عبادت (حصول رضائے الٰہی) ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ۝ (سورۃ الذاریات رکوع ۳ پ ۲۷)

ترجمہ:۔ اور میں نے جن اور انسان کو جو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لئے۔ میں اُن سے کوئی روزی نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کھلائیں۔

حاصل

یہ نکلا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ عربی دان حضرات سمجھ سکتے ہیں کہ ما اور الا سے یہ مراد ہے۔ کہ انسان کی پیدائش کا مقصد فقط عبادت ہی ہے۔ یعنی اسے سوائے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اور کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے اگر اس نے کسی اور کام کو زندگی کا نصب العین بنایا تو اپنے مقصد حیات سے خارج ہو جائے گا۔ چنانچہ عنوان میں دوسرا نمبر جو تحریر کیا گیا ہے۔ اس کی آگے تفصیل آنے والی ہے۔ اس میں یہ چیز ثابت کر دی جائے گی کہ انسان کا ہر عمل حیات دائرہ عبادت میں آسکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نصب العین

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورہ انعام رکوع ۲۰ پ ۸)

ترجمہ۔ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

نتیجہ

اس اعلان سے یہ چیز بالکل صاف ہو گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ اور آپؐ کی زندگی کا ہر عمل حیات اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مخصوص ہے۔ آپؐ کی کوئی نقل و حرکت بھی اس دائرے سے باہر نہیں ہے۔ آپؐ کی مبارک زندگی میں ذرا غور کیا جائے تو آپؐ کے وجود مسعود سے روزانہ بہت سے اعمال ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً آپؐ کھاتے پیتے بھی ہیں۔ سوتے بھی ہیں۔ جاگتے بھی ہیں گھر میں بھی اندر تشریف لے جاتے ہیں گھر سے باہر بھی تشریف لاتے ہیں۔ حاضر ہونے والے مہمانوں سے بات چیت بھی فرماتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ کبھی سیر کے لئے باغات میں بھی تشریف لے جاتے ہیں۔ میدان جنگ میں بھی جاتے ہیں۔ فوجوں کو ترتیب بھی دیتے ہیں۔ میدان جنگ میں بعض اوقات لڑتے بھی ہیں مال غنیمت بھی تقسیم فرماتے ہیں۔ جو باہر سے وفود آتے ہیں۔ اُن سے بات چیت بھی کرتے ہیں۔ عشر وصول کرنے والے بھی مقرر کر کے بھجواتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس آپ کی مبارک زندگی میں اور بہت سے کام نظر آتے ہیں جو آپؐ کرتے رہتے ہیں۔

اعلان سابق کی بنا پر

یہی کہا جائے گا کہ یہ سب کام آپؐ اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے لئے کرتے ہیں کیونکہ آپؐ کے ہر عمل حیات کو آیت شریف میں للہ رب العلمین کے تحت میں لایا جا چکا ہے۔

آپؐ کی اُمت کو آپ کا اتباع کرنیکا حکم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۝ (سورہ احزاب رکوع ۳ پ ۲۱) ترجمہ۔ البتہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی اُمید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل حیات کو اپنے لئے نمونہ بنانے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ لہٰذا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت صرف ہوتا تھا۔ اسی طرح ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت ہی صرف ہو جس شخص کی زندگی بھی اس طریقے پر گزریگی وُہ آپ کا صحیح معنوں میں متبع اور مومن کامل سمجھا جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں یہی کمال تھا

کہ ان کی مبارک زندگیاں بھی حصول رضا الٰہی کے لئے وقف تھیں۔ اس لئے اللہ تبارک و تعالےٰ نے صحابہ کرامؓ کو بھی مسلمانوں کے لئے معیار مقرر فرمایا ہے۔ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لئے ایک کامل مکمل معیار تھے۔

حصول رضا الٰہی کو مقصد حیات بنانے کے باعث صحابہ کرامؓ کے معیار ہونے کا ثبوت

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ (سورۃ النساء رکوع ۱۷ پ ۵)

ترجمہ۔ اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اُسی طرح چلائیں گے۔ جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اُسے دوزخ میں ڈالیں گے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

حاصل

اس سے پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اُمتی کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کے لئے مامور کیا جا چکا ہے۔ اس آیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا کامل اور مکمل اتباع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شفقت اور رحمت نے محض اپنے فضل سے یہ تقاضا کیا کہ آپؐ کی آئیندہ آنے والی اُمت کے لئے آپؐ کے ساتھ صحابہ کرامؓ کو بھی نمونہ بنا دیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی یہ انتہائی خوش نصیبی ہے۔ اس عزت کے درجے پر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے اور کوئی اُمت نہیں پہنچی۔

مضمون دوم

اس پروگرام (ہر عمل حیات میں حصول رضا الٰہی) کو عملی جامہ پہنانے کی ترکیب

یہ ہے کہ ہر مسلمان جو ذریعہ معاش بھی اختیار کرے اس میں یہ تصور پہلے کر لے کہ یہ ذریعہ معاش میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اختیار کر رہا ہوں

اس کی مثالیں

پہلی

ایک کپڑے کا بیوپاری بزازی کی دُکان کھولتا ہے۔ وہ دُکان شروع کرنے کے وقت یہ نیت کر لے کہ اے اللہ تو نے مجھے حکم دیا ہے کہ حلال روزی کما کر کھاؤں اور حلال روزی ہی کما کر بال بچوں کی پرورش کروں۔ اس لئے میں نے یہ کام شروع کیا ہے تاکہ میں اس ذریعے سے حلال روزی کما سکوں۔ اس نیت سے یہ دُکان کھولنا اور دس بارہ گھنٹے دُکان پر بیٹھے رہنا سوائے نماز باجماعت پڑھنے کے اور کسی وقت غیر حاضر نہ رہنا یہ سارا وقت اس شخص کی عبادت میں شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ انما الاعمال بالنیات۔ ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔ اگر نیت خیر کی ہے تو عمل خیر ہے۔ اور اگر نیت شر کی ہے تو عمل شر ہے۔ اس بنا پر اس دُکاندار کے دس بارہ گھنٹے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں صرف ہوئے۔

دُوسری

ایک شخص اناج منڈی میں اناج کی خرید و فروخت کی دُکان کھولتا ہے۔ اُس کی نیت یہ ہے کہ اے اللہ میں چاہتا ہوں کہ ناجائز ذریعہ سے نہیں۔ بلکہ جائز ذریعہ سے حلال کا رزق کما کر خود کھاؤں اور اسی حلال کے مال سے بال بچوں کی خدمت کر سکوں۔ اس نیت سے اس شخص کا شہر سے بیرونجات میں جانا اور زمینداروں سے فصل کے موقعہ پر اناج خرید کر کے لانا اور منڈی میں لا کر اپنی دُکان پر رکھ کر اناج کا بیوپار کرنا یہ سب کچھ اس کی حصول رضا الٰہی کا ذریعہ بن جائے گا۔ اناج کے خریدنے کے لئے اس کا سفر پر جانا۔ ریل۔ لاری۔ ٹانگہ وغیرہ کا کرایہ صرف کرنا اور پھر پیدل دیہات میں پھرنا یہ اس کا سب وقت اور سب روپیہ جو خرچ ہوگا۔ وہ سب حصول رضا الٰہی کے لئے ہوگا۔ کیونکہ یہ ساری نقل و حرکت حصول رضا الٰہی کے لئے بذریعہ اناج کے کاروبار کے کر رہا ہے

تیسری

ایک مسلمان لوہار کے دل میں یہ خیال ہے کہ اے اللہ میں چاہتا ہوں کہ خود حلال کا رزق کما کر کھاؤں اور اپنے بال بچوں کی پرورش بھی حلال ہی کے مال سے کروں۔ اس جذبے کے تحت وہ شخص بازار سے کوئلہ اور لوہا خرید کر لایا ہے اور بھٹی دھکا کر کلہاڑیاں۔ چاقو اور درانتیاں وغیرہ اوزار بناتا ہے کیونکہ اس شخص کے سارے کام کی رُوح حصول رضا الٰہی ہے۔ لہذا اس کا لوہا خرید کر لانا بھٹی کو گرم کرنا۔ اور ہتھوڑے سے لوہے کو کوٹنا۔ یہ سب عبادت ہی کے کھاتے میں شمار کیا جائیگا ہتھوڑے کی ایک ایک چوٹ جو کلہاڑی بنانے پر مارتا ہے یہ اُس کی ایک ایک نیکی شمار کی جائے گی۔ اور اس کی یہ سب چیزیں مل ملا کر حصول رضا الٰہی کا ذریعہ بن جائیں گی۔

چوتھی

ایک بڑھئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا تابعدار ہے۔ اس کا نصب العین یہ ہے کہ میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کر کے دُنیا سے جاؤں۔ ذریعہ معاش وہ اختیار کروں۔ جس سے میری عاقبت برباد نہ ہو۔ پھر وہ سوچتا ہے کہ میں تو فقط بڑھئی کا کام جانتا ہوں اس کو کیوں نہ حصول رضا الٰہی کا ذریعہ بناؤں اس جذبے کے ماتحت وہ بازار سے لکڑی خرید کر لاتا ہے اور وہ اپنی دُکان پر بیٹھ کر مسلمانوں کے کام آنے والی لکڑی کی چیزیں مثلاً دُودھ بلونے کے لئے مدھانی یا اسٹول وغیرہ بناتا ہے اور اس سے حلال کا رزق کما کر اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا ہے رزق حلال کمانے کے جذبے کے ماتحت اس کا لکڑی کے خریدنے کے لئے منڈی میں جانا اور واپس آ کر اپنی دُکان پر بیٹھ کر مختلف چیزیں بنانا اور روزانہ سوائے نماز کے وقتوں کے سارا سارا دن دُکان پہ بیٹھا رہنا یہ سب چیزیں اس کے نامۂ اعمال میں شمار ہوں گی۔ اس کا ایک ایک منٹ نیکی میں شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ اُس نے

یہ ہماری تگ و دو اور سارا وقت محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے صرف کیا ہے۔

پانچویں

ایک دوائی فروش مسلمان اس جذبے کے ماتحت کہ حلال کا رزق کما کر کھاؤں اور بال بچوں کی پرورش حلال کے مال سے کر سکوں۔ جڑی بوٹیاں کھیتوں سے یا پہاڑوں سے تلاش کر کے یا ان ادویات کے بیچنے والے بڑے سوداگروں سے لاتا ہے اور وہ کئی کئی گھنٹے دکان پر اس انتظار میں بیٹھا رہتا ہے کہ کوئی ان دواؤں کا خریدار آئے چونکہ اس کی سب تگ و دو کی روح در اصل حصول رضا الٰہی ہی ہے۔ اس لیے اس کی سب نقل و حرکت اعمال صالح میں شمار ہوگی۔ اور اس کا ایک ایک منٹ دکان پر بیٹھنا نیکی میں شمار ہوگا۔

چھٹی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا امتی جس کو اسلام نے یہ سبق پڑھایا ہے کہ مسلمان کی زندگی کا نصب العین حصول رضا الٰہی ہی ہے۔ اس جذبے کے ماتحت وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں فقط جوتا سینا ہی جانتا ہوں۔ لہذا اس مشغلے کو حلال کا رزق حاصل کرنے کا ذریعہ بناتا ہوں تاکہ رزق حلال سے اپنا اور بال بچوں کا خرچ حاصل کر سکوں اس شخص کا منڈی سے جا کر چمڑہ خرید کر کے لانا دکان پر بیٹھ کر جوتے سینا اور جوتا سینے کے لیے تاگا بٹنا اور لوہے کی آر سے جوتے میں ایک ایک سوراخ کرنا۔ یہ سب چیزیں اس موچی کے اعمال حسنہ میں شمار ہوں گی کیونکہ اس ساری تگ و دو میں اس شخص کا نصب العین حصول رضا الٰہی ہے۔

ان چھ مثالوں کا حاصل

یہ نکلا کہ انسان اپنی ضروریات کے لیے جن ذرائع میں بھی ہاتھ ڈالے بشرطیکہ ان میں حصول رضا الٰہی پیش نظر ہو۔ وہ دائرہ عبدیت میں آئیں گے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا ذریعہ بن جائیں گے اور اس کی دنیا اور آخرت کی دونوں زندگیاں سنور جائیں گی۔ چنانچہ اس سنورنے کے اعلان کا ثبوت درج ذیل ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (سورہ النحل رکوع ١٣ پ ١٤)

ترجمہ:۔ جس نے نیک کام کیا۔ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے۔ تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے۔ اور ان کا حق انہیں بدلے میں دیں گے۔ ان کے اچھے کاموں کے عوض میں جو وہ کرتے تھے۔

حاصل

جس چیز کی شہادت کے لیے یہ آیت پیش کی گئی ہے۔ وہ شہادت ہر ذی فہم کو بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جو شخص نیک کام کرے گا۔ نیکی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی جائے۔ گزشتہ چھ مثالوں میں ہر ایک شخص کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی رضا ہی تو تھی۔ اس لیے انشاءاللہ تعالےٰ وہ اس بشارت کے مستحق ہیں۔ ایسے سب حضرات کو اللہ تعالیٰ دنیا میں خوش رکھیگا اور آخرت میں بھی انہی نیکیوں کی برکت سے بہشت کا داخلہ نصیب ہوگا۔

مضمون سوم

رزق حلال کمانے کے تمام ذرائع معاش میں کسی پیشہ کو بھی ذلیل نہیں کہا جا سکتا

پاکستان میں دستکاری کے بعض پیشہ وروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی یہ ذہنیت ہندوانہ اثرات سے پیدا شدہ ہے۔ مثلاً بڑھئی لوہار اور موچی کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلامی نقطہ نگاہ سے ان پیشہ وروں کی تحقیر کا کوئی حق نہیں ہے۔ بعض پیشے خود حضرات انبیاء علیہم السلام کے معمول تھے۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ پیغمبر کی توہین انسان کو ایمان سے خارج کر دیتی ہے۔ کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام چونکہ بڑھئی تھے۔ اس لیے ہم ان کا احترام نہیں کرتے۔ بلکہ انہیں اس پیشے کے سبب سے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس خیال کا ہو۔ تو وہ ایمان سے خارج ہو کر جہنم رسید ہوگا۔

حضرت نوح علیہ السلام کے اس پیشے کا ثبوت قرآن مجید سے

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ (سورہ ہود رکوع ٤ پ ١٢)

ترجمہ:۔ اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے اب کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ مگر جو لا چکا۔ پھر غم نہ کر ان کاموں پر جو کر رہے ہیں۔ اور ہمارے روبرو ہمارے حکم سے کشتی بنا اور ظالموں کے حق میں مجھ سے کوئی بات نہ کر۔ بیشک وہ غرق کیے جائیں گے۔ اور وہ کشتی بناتے تھے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے۔ اس سے ہنسی کرتے۔ کہتے اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنسیں گے جیسے تم ہنستے ہو۔ تمہیں جلدی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے۔ جو اسے رسوا کرے گا۔ اور کس پر دائمی عذاب اترتا ہے

دعا

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت نوح علیہ السلام جیسا مقبول و محبوب بندہ بنائے اور ان کی طرح ہم سے بھی اللہ تعالےٰ راضی ہو جائے اور ان کے متبعین میں شامل کر کے ہمیں بھی جنت میں پہنچائے آمین یا الٰہ العالمین۔

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ (سورہ الانبیاء رکوع ٦ پ ١٧)

ترجمہ۔ اور ہم نے داؤدؑ کے ساتھ پہاڑ اور پرندے تابع کیے جو تسبیح کیا کرتے تھے اور یہ سب کچھ ہم ہی کرنے والے تھے۔ اور ہم نے اسے تمہارے لیے زرہیں بنانا بھی سکھایا تاکہ تمہیں لڑائی میں محفوظ رکھیں۔ پھر کیا تم شکر

کرتے ہو۔

حاشیہ شیخ الاسلام

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ حق تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا موم کر دیا تھا۔ اُسے موڑ کر نہایت ہلکی، مضبوط، جدید قسم کی زرہیں تیار کرتے تھے۔ جو لڑائی میں کام دیں۔

باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مشکوٰۃ شریف)

میں حضرت عائشہ رضؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ نَعْلَہٗ وَ یَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَ یَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِہٖ الحدیث (رواہُ الترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھ لیا کرتے تھے۔ اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے اور اپنے گھر میں کام کرتے تھے۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کرتا ہے

نتیجہ

یہ نکلا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام بھی وہ کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے جن میں سے بعض کاموں کو پاکستان کے باشندے موجب حقارت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ وہ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ وہ لوہار کا کام کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضؓ کا یہ بیان ہے کہ آپ صلعم جوتا سی لیا کرتے تھے اور کپڑا بھی سی لیا کرتے تھے۔ لہٰذا یہ چیز ثابت ہو گئی کہ ان کاموں کا کرنا اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں یا انبیاء علیہم السلام کے دین میں کوئی حقارت کی چیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت اور ذلت کا معیار تقویٰ (پرہیزگاری) پر ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر قرب الٰہی میں کسی کا مقام اونچا نہیں ہے اور سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام قرب الی اللہ میں تمام انبیاء علیہم السلام سے بھی بلند تر ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو الفاظ حدیث شریف میں ص۴

۴۴ آئے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ دستکاری کا کوئی کام بھی موجب حقارت نہیں کہا جا سکتا۔

دُعا

اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ سب مسلمانوں کو مقصدِ حیات سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رزق حلال کما کر کھائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر اپنے آپ کو چلائیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

~~~~~~

مجلس ذکر

منعقدہ ۱۹ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۲ ر دسمبر ۱۹۵۷ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد۔ آج کی تقریر کا عنوان ہے۔

عبادت کی قبولیت کی رُوح اخلاص ہے

اخلاص کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اخلاص کے معنی ہیں۔ کہ یہ کام اللہ کے لئے ہے۔ اور غیر اللہ کے لئے نہیں ہے۔ صرف یہ کہنا کہ اللہ واسطے ہے کافی نہیں۔ غیر اللہ کی نفی بھی ضروری ہے۔ عبادت میں ہر وہ کام آتا ہے جو معبود حقیقی کی رضا کے لئے کیا جائے۔ اب میں آج کے عنوان کے متعلق کتاب و سُنت سے شواہد پیش کرتا ہوں۔

جس کلمہ میں اخلاص نہیں وہ کلمہ بھی قبول نہیں۔ منافقین کے کلمہ میں اخلاص نہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ان کے کلمہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ (سورۃ المنٰفقون رکوع ۱ پ ۲۸) ترجمہ (جب آپ صلعم کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ صلعم اللہ کے رسول ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک آپ اسکے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق جھوٹے ہیں۔

جس نماز میں اخلاص نہ ہو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ (سورۃ الماعون پ ۳۰)

ترجمہ۔ پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں اور دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔

دوسری جگہ منافقین کی نماز کے متعلق فرماتے ہیں

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ (سورۃ النساء رکوع ۲۱ پ ۵) ترجمہ۔ اور جب نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو سست بن کر کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

ثابت یہ کر رہا ہوں کہ اگر اخلاص نہ ہو تو نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ جس نیکی کے کام میں غیر اللہ کی رضا شامل ہو۔ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا شرک فرمایا ہے۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ اَلرِّیَاءُ (رواہ احمد)

ترجمہ:۔ محمود بن لبیدؓ سے روایت
~~~~~~

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس چیز سے میں تمہارے لئے بہت ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے۔ (چھوٹا شرک) صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا۔ ریا؟

اللہ کی راہ میں جس مال کے خرچ کرنے میں اخلاص نہ ہو وہ خرچ کرنا بھی قبول نہیں

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا (سورۃ النساء رکوع ۶ پ ۵) ترجمہ۔ (اور جو لوگ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھانے میں خرچ کرتے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور جس کا شیطان ساتھی ہوا تو وہ بہت برا ساتھی ہے)

یہ خرچ کرنا وبال جان بن جائے گا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پوچھیں گے۔ کہ مال تو میں نے دیا تھا۔ اس کو غیر اللہ کے لئے کیوں خرچ کیا تھا۔

جس روزہ میں اخلاص نہیں وہ روزہ قبول نہیں۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔ (رواہ البخاری)۔ (ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے)

حج کے متعلق بھی آتا ہے۔ کہ حج کرنے والوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ ہیں جو فقط دنیا کے طالب ہیں۔ یعنی اُن کے حج میں اخلاص نہیں۔ اُن کے متعلق فرماتے ہیں۔

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ (سورہ البقرہ رکوع ۲۵ پ ۲)۔

ترجمہ۔ پس بعض تو یہ کہتے ہیں۔ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے) دوسرے وہ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کے طالب ہیں۔ یعنی اُن کے حج میں اخلاص ہے۔ اُن کے متعلق فرماتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ (سورۃ البقرہ رکوع ۲۵ پ ۲۔)

ترجمہ: (اور بعض یہ کہتے ہیں۔ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں بھی نیکی دے۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہیں اُن کی کمائی کا حصہ ملتا ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے)

پہلے حج کا ذکر آ رہا ہے اور اس کے بعد مندرجہ بالا آیات آتی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان آیات میں حاجیوں کا ہی ذکر ہے۔

جس جہاد میں اخلاص نہیں۔ بلکہ دولت مقصود ہے۔ وہ جہاد مقبول نہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّلْمِزُكَ فِی الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ یُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ یَسْخَطُوْنَ ۝ (سورۃ التوبہ رکوع ۷ پ ۱۰)۔ ترجمہ۔ اور بعضے اُن میں سے وہ ہیں۔ جو خیرات بانٹنے میں تجھے طعن دیتے ہیں۔ سو انہیں اگر اس میں سے مل جائے تو راضی ہوتے ہیں۔ اور اگر نہ ملے تو فوراً ناراض ہو جاتے ہیں۔

اعمال میں اخلاص نہ ہونے کے باعث شہید۔ عالم اور سخی دوزخ میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِیْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُّنْفَقَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْفَقْتُ فِیْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا شخص جس پر قیامت کے دن حکم لگایا جائے گا۔ وہ شخص ہوگا۔ جو شہید کیا گیا ہوگا۔ پس اس کو میدان قیامت میں لایا جائے گا۔ اور اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ اور وہ سب اس کو یاد آ جائیں گی۔ پھر اللہ فرمائیگا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کام کیا۔ وہ کہے گا۔ میں تیری راہ میں لڑا یہانتک کہ شہید کیا گیا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ تو تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ تجھ کو بہادر کہیں۔ چنانچہ تجھ کو بہادر کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اس کو منہ کے بل کھینچا جائے۔ اور آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر وہ شخص ہوگا۔ جس نے علم حاصل کیا اور سکھایا اور قرآن پڑھا۔ پس اس کو خدا کے حضور میں لایا جائے گا۔ اور وہ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ ان کو یاد کرے گا۔ پھر خدا اُس سے پوچھے گا۔ تو نے ان نعمتوں کا کیا شکر ادا کیا۔ وہ کہے گا۔ میں نے علم سیکھا دوسروں کو سکھایا اور تیرے ہی لئے قرآن پڑھا۔ خدا فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ تو نے تو علم اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ تجھ کو عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا کہ لوگ تجھ کو قاری کہیں۔ چنانچہ تجھ کو عالم اور قاری کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا۔ کہ اس کو منہ کے بل کھینچا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر وہ شخص ہوگا۔ جس کو خدا نے وسعت دی اور اُس کی روزی کو زیادہ کیا۔ اور طرح طرح کا مال عطا کیا اُس کو خدا کے حضور میں لایا جائے گا۔ اور خدا اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ اور وہ ان نعمتوں کو یاد کرے گا۔ پھر خدا اُس سے پوچھیگا ان نعمتوں کے شکر میں تو نے کیا کیا وہ کہے گا۔ میں نے کوئی ایسا راستہ جس میں خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے نہیں چھوڑا۔ اور تیری خوشنودی کے لئے اس میں خرچ کیا۔ خدا فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے تو اس لئے خرچ کیا تھا کہ تجھ کو سخی کہا جائے۔ چنانچہ تجھ کو سخی کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا۔ اس کو منہ کے بل کھینچا جائے۔ پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔)

جب تک کسی کامل کی صحبت میں مدت مدید تک رہ کر انسان اپنی تربیت نہ کرائے۔ ریا سے بچنا بہت مشکل ہے شیطان

باقی صفحہ ۱۳ پر

پیغام تعزیت بھیجنے والوں کی خدمت میں

عرض

امام المحدثین عمدۃ المحققین جبل الاستقامۃ الجامع بین الشریعۃ والطریقۃ والفائق علے جمیع الاقران فی العلوم النقلیۃ والعقلیۃ شیخ العرب والعجم اعلیحضرت مولانا ومقتدانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر اس ناکارہ کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ادنیٰ غلام خیال فرما کر میرے نام پر پیغامات تعزیت بھیجے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ مجھے اس نسبت کے باعث یاد فرما رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نسبت بھی قیامت کے دن میری نجات کا باعث بن جائیگی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ میں تو جب میں ان کے مناقب صبح کے درس قرآن مجید میں یا جمعہ کے خطبہ میں ضمناً ذکر کیا کرتا تھا تو بفضلہٖ تعالیٰ یہ چیز ثابت کر دیا کرتا تھا کہ میرے حضرت مدنیؒ کی نظیر پاکستان و ہندوستان میں تو نہیں ہے۔ بلکہ میرا عقیدہ ہے کہ ان کی نظیر دنیا بھر میں نہیں ہے۔

مگر

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دنیا سے روپوش ہونے کے بعد اب میری حالت یہ ہے۔ میرے دل پر اس کا اتنا صدمہ ہے کہ میں حضرتؒ کے وصال کا تصور بھی کروں تو طبیعت بے قابو ہو جاتی ہے۔ اور اپنی پوری طاقت سے طبیعت کو قابو میں رکھتا ہوں اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد گزشتہ جمعہ اپنی زبان سے حاضرین جمعہ سے دعائے مغفرت کی درخواست بھی نہیں کر سکا۔ دعائے مغفرت کے لئے اپنے چھوٹے بیٹے مولوی حمید اللہ سلمہ سے کہا تھا کہ حضرت کے وصال کی خبر تم پڑھ کر سنا دو۔ اور حاضرین سے مغفرت کی دعا کی درخواست کر دو۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے وقت میں بھی شامل ہو جاؤں گا۔ ان چند سطور کے ضبط تحریر میں لانے کا سبب پیغامات تعزیت بھیجنے والے حضرات کی توجہ ہے۔ میں نے یہ اخلاقی فرض خیال کیا ہے کہ ان سب حضرات کی خدمت میں پیغامات تعزیت کا جواب بذریعہ "خدام الدین" عرض کر دوں۔ میں ان حضرات کی اس عزت افزائی کا ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس گمان (خادمیۃ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) کو میری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک والا نامہ اس ناکارہ کے نام

اس والا نامہ کا باعث میرا ایک عریضہ ہے۔ جب ملک تقسیم ہوا تھا۔ اس وقت جمعیۃ علماء ہند نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہماری جمعیۃ کے جو ارکان پاکستان میں رہتے ہیں۔ انہیں ہم جمعیۃ علماء ہند سے علیحدہ کرتے ہیں۔ وہ پاکستان میں اپنی صوابدید کے مطابق کام کریں۔ اس اعلان کے بعد میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ عریضہ لکھا کہ جن حضرات کے دامن سے وابستہ ہو کر ہمیں قیامت کے دن نجات کا بھروسہ تھا۔ انہوں نے ہمیں الگ کر دیا۔ یہ عریضہ "مکتوبات شیخ الاسلام" میں چھپ چکا ہے اور مندرجہ ذیل حضرتؒ کا جواب بھی چھپ چکا ہے جسکی اصل میں نے حرز ایمان بنا کر رکھی ہوئی ہے۔

وہ یہ ہے

"سیدنا المحترم زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والا نامہ باعث سرافرازی ہوا۔ مندرجہ مضامین سے سخت متاثر ہوا۔ محترما۔ کیا آپ سے علاقہ کسی انجمن کے وجود و عدم اور اس کی ممبری پر موقوف ہے۔ جس پر آپ متاثر ہوتے ہیں۔ کلا واللہ۔ ہم اور آپ حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کے دربار کے دریوزہ گر اور اس بنا پر خواجہ تاش ہیں۔ یہ روحانی تعلق کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا۔ اگر مادی اسباب حائل بھی ہو جائیں تو کیا ہے۔ ہماری ارواح ایک ہی دربار دُربار کی حاضر باش ہیں۔ حفظنا اللہ وایاکم من کل سوء ورزقنا جمیعًا رضاہ فی الدنیا والاخرۃ آمین۔ گھر کے لوگوں اور صاحبزادوں اور دیگر احباب پرسان حال سے سلام مسنون عرض کر دیں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ

از دار العلوم دیوبند ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ

بعینہٖ اصلی والا نامہ پیش کرنا مقصود تھا۔ اس لئے تمام الفاظ محررہ لکھ دیئے گئے ہیں۔ ورنہ ......

شعر:۔ مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

احقر الانام:۔ احمد علی عفی عنہ

اسماء الحسنیٰ (منظوم)

از جناب منشی عبدالرحمن صاحب دانش

یا قوی[۵۳] مجھ کو تاب و طاقت دے   زور دے یا متین[۵۴] ہمت دے

یا ولی[۵۵] صاحبِ ولایت کر   فضل کر مجھ پہ اور عنایت کر

کر مجھے یا حمید[۵۶] تو محمود!   حمد سے تیری دل رہے خوشنود

علم و عرفاں عطا ہو یا محصی[۵۷]   اچھی ہر ابتدا ہو یا مبدی[۵۸]

قبر سے یا معید[۵۹] روزِ نشور   تو اٹھا مجھ کو مقبل و مغفور

مجھ کو یا محیی[۶۰] کر دے زندہ دل   دے مجھے اپنی یاد والا دل

دل میں پیدا نہ ہو خیالِ غیر   خاتمہ اے ممیت[۶۱] ہو بالخیر

جبتک اے حی[۶۲] جاں رہے تن میں!   تو ہی بس میہماں رہے تن میں

میرے قیوم[۶۳] رکھ مجھے دائم!   دینِ احمد پہ محکم و قائم

دل غنی کر غنا دے یا واجد[۶۴]   مجھ کو مجد و علا دے یا ماجد[۶۵]

تو ہے واحد[۶۶] پلائے وحدت   مستِ توحید رکھ بصد عزت

یا احد[۶۷] شرک سے بچا مجھ کو   یا صمد[۶۸] کر دے بے ریا مجھ کو

قدرتِ کاملہ سے اے قادر[۶۹]   کر مجھے نفس پر مرے قادر

مقتدر[۷۰] کر مجھے وہ خوش تقدیر   مرے حق میں ہو خاک بھی اکسیر

یا مقدم[۷۱] ہو جلد میرا کام   خیر و خوبی سے جس کا ہو انجام

یا مؤخر[۷۲] نہ اس میں ہو تاخیر   بہتری کی مری جو ہو تدبیر!

روزِ بعث و نشور یا اول[۷۳]   نام نیکوں میں ہو مرا اول

ہو مرا وقتِ زیست جب آخر   کلمہ ہووے زباں پہ یا آخر[۷۴]

اپنے فضل و کرم سے یا ظاہر[۷۵]   کر مجھے سرِ غیب کا ماہر

زنگ آلود ہے مرا باطن   صاف باطن عطا ہو یا باطن[۷۶]

اپنے بندوں میں کر مجھے عالی   اے مرے والی[۷۷] اور متعالی[۷۸]

اپنے احسان و لطف سے یا بر[۷۹]   نیک کاروں میں مجھ کو شامل کر

کرے مقبول توبۂ تائب   تو ہے تواب[۸۰] حاضر و غائب

میرے اعمال بد کا نام نہ لے   منتقم[۸۱] مجھ سے انتقام نہ لے

یا عفو[۸۲] در گذر گناہوں سے   دیکھنا رحم کی نگاہوں سے

رحم کر یا رؤف[۸۳] رحمت کر   لطف و احسان کر عنایت کر

مالک الملک[۸۴] ملک و دولت دے   حشمت و جاہ و صولت دے

بخش جاہ و جلال دے انعام   اے مرے ذوالجلال والاکرام[۸۵]

میرے مقسط[۸۶] ہے عدل تیرا کام   معدلت گستری ہو میرا کام

بخش دل جمعی مجھ کو یا جامع[۸۷]   کر مجھے علم و فضل کا جامع

اے غنی[۸۸] کر دے مجھ کو مستغنی   میرے مغنی[۸۹] مجھے بنا دے غنی!

منع کر میرے دل کو عصیاں سے   تو ہے مانع[۹۰] بچانا شیطاں سے

مجھ کو یا ضار[۹۱] تو ضرر سے بچا   دین و دنیا کے شور و شر سے بچا

نفع پہنچانا مجھ کو یا نافع[۹۲]   تو ہے سارے جہان کا نافع

ظلمتِ جہل دور کر یا نور[۹۳]   مجھ کو نورِ یقیں سے کر معمور

میرے ہادی[۹۴] دکھا وہ راہِ ہدیٰ   جس کے رہرو تھے انبیاء علماء

انس دے مجھ کو فرض و سنت سے   دور رکھ یا بدیع[۹۵] بدعت سے

تیرا لطف و کرم ہو یا باقی[۹۶]   نہ رہے رنج کی بنا باقی

کر دے اپنے کرم سے یا وارث[۹۷]   مجھ کو دینِ متین کا وارث

تو ہی ہے یا رشید[۹۸] راہنما   ہر گھڑی مجھ کو نیک راہ دکھا

مشکلوں میں نہ ہو خطور مجھے   کر عطا صبر یا صبور[۹۹] مجھے

میرے ماں باپ پر عنایت ہو   اقربا پر بھی چشمِ رحمت ہو

بخش کل امتِ محمد کو   نیک بندوں کے ساتھ میں بد کو

پڑھ نبی پر سلام اے دانش   نظم کر اختتام اے دانش

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

حضرت مولانا حسین احمد مدنی کی وفات حسرت آیات

حزب فضلاء الجامعۃ الاسلامیہ (اکوڑہ خٹک)

بگرامی خدمت حضرت مولانا شیخ التفسیر احمد علی صاحب مدظلکم العالی

السلام علیکم - امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ عریضہ ہذا اس حقیقی صدمہ کا اظہار ہے جو حضرت شیخ الاسلام کے وصال پُر ملال کے موقعہ پر ہمارے دلوں کو پہنچا ہے۔ اس موقعہ پر جتنے رنج و غم کا اظہار کیا جائے اور آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔ مگر ارشاد ربی کے مطابق سوائے اس کے چارہ نہیں کہ اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ و انا الیہ راجعون"۔ ہم خداوند قدوس کے بارگاہ عالی میں دست بدعا ہیں۔ کہ بار الٰہا ہمارے شیخ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما اور ان کے روح مبارک کو جنت الفردوس میں مقیم فرما۔

اللھم برد مضجعہ و نور قبرہ واسکنہ فی جنات الفردوس وارزقنا صبرا جمیلا و توفیقا اعمال الصالحہ وخدمۃ الدین المتین (آمین)

آنجناب چونکہ حضرت مولانا مرحوم کے زیادہ قریب رہ چکے ہیں۔ لہذا یہ بدیہی امر ہے کہ آنجناب کو اس حادثۂ جانکاہ نے زیادہ متاثر کیا ہوگا۔ اور ہم سے زیادہ آپ کو صدمہ ہوگا۔ اس بنا پر ہم آپ کے ساتھ آپ کے غم میں شرکت کا اظہار کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ خداوند قدوس آپ کو اور حضرت مولانا مرحوم کے جملہ احباب اور رفقاء کار تلامذہ اور اکابرین دیوبند اور حضرت کے رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دنیائے اسلام میں حضرت مولانا کے رحلت سے جو خلا واقع ہوئی خداوند کریم اس کو اپنے دوسرے نیک بندوں اور صالح علماء حقانی کے وجود سامی سے پُر کر دے آمین

نیز ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو تا دیر حیات نصیب فرما کر خدمت دین کا زیادہ سے زیادہ موقع نصیب فرمائے آمین

درخواست ہے کہ آنجناب بھی ہم نابکاروں کے لئے دعا فرمائیں کہ ہمارے حزب کے جو نیک مقاصد ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ ہم کو کامیابی عطا فرمائے آمین۔

ہم ہیں اراکین حزب فضلا جامعہ اسلامیہ (اکوڑہ خٹک) مقیمین کراچی۔

مدرسہ قاسم العلوم ملتان

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کی وفات حسرت آیات کی خبر پہنچتے ہی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر میں تعطیل کا اعلان کر دیا گیا اور جملہ اساتذہ و طلبۂ کرام نے بغرض ایصال ثواب ختم قرآن شریف و بخاری شریف و کلمہ شریف پڑھے۔ بعد میں حضرت مولانا امیر شریعت عطاء اللہ صاحب بخاری سلمہٗ تعالیٰ و حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب سلمہٗ تعالےٰ و حضرت مولانا خدابخش صاحب نے حضرت اقدس کے حالات پر مختصراً روشنی ڈالی۔ مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی گئی۔

یہ اجتماع اپنے اس عقیدہ و یقین کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ حضرت شیخ الاسلام علمی دنیا کے آفتاب تھے۔ عرب و عجم کے استاد تھے۔ اپنے اسلامی دنیا میں علوم نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ روحانیت کے انوار مقدسہ سے دنیا کو بقعۂ نور بنایا حضرت شیخ قدس سرہٗ آزادئ ملک کے صف اوّل کے راہنماؤں میں تھے۔ فرنگی استبداد کو فنا کرنے میں جس عملی جدوجہد کا نمونہ پیش کیا اور جس طرح فرنگی چیرہ دستی اور مظالم کو آپ نے خوشی سے برداشت کیا۔ ہندوستان اور بیرون ہندوستان جزیرہ مالٹا کے جیل خانوں میں سالہا سال گزار کر قید و بند کی مصیبتوں کو جس پامردی سے جھیلا۔ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ گویا کہ آپ کی ذات ستودہ صفات میں علمی عملی روحانی ہر قسم کی قوتیں اللہ تعالےٰ نے جمع کرکے آپ کو ایک جامع شخصیت کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ اجتماع آپ کی وفات کو مسلمانان عالم کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے۔ آپ کی وفات سے مسلمانان عالم کا سہارا ٹوٹ گیا۔ یہ اجتماع دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت شیخ کو جنت الفردوس میں مراتب عالیہ پر فائز کرکے اور پسماندگان اور متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

نوٹ :۔ مولانا محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نے حضرت شیخ کے بڑے صاحبزادے مولانا اسعد میاں اور مولانا قاری محمد طیب مدظلہ کو بذریعہ ٹیلیفون ہذا اور تمام اساتذہ اور منتسبین کی جانب سے تعزیتی پیغام روانہ کر دیا ہے۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامعہ رشیدیہ

بخدمت امیرنا المحترم مخدومنا المکرم حضرت مولانا دامت برکاتہم

سلام مسنون - آہ اپنے محسن و مشفق شیخ و استاذ و مربی حضرت شیخ سید مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت پاکستان میں کہاں ؟ اور کیسے کروں ؟ اور کس کو لکھوں ؟ پاکستان میں اپنے شیخ و مرشد کے اصل تعلق و مودت کے اہل صرف آپ ہی ہیں۔ اس لئے دارالعلوم میں حضرت صاحبزادہ اسعد قاری صاحب مہتمم دارالعلوم اور دفتر جمعیتہ علماء ہند کے ساتھ آپ کی خدمت میں تعزیت نامہ تحریر کرکے پریشان و مبہوت ہوں اور اپنی بد نصیبی و پاکستان کی کم نصیبی پر مزید اظہار افسوس کناں ہوں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل

کل جمعہ کے اجتماعات میں جمعیتہ علمائے اسلام کی طرف سے باضابطہ خطبات تعزیت جامع مساجد میں دیئے گئے۔ اور رات جمعیتہ کے زیر اہتمام اجتماع عام میں قرارداد تعزیت پیش کی گئی۔ ضلع بھر کی جملہ شاخوں کو پروگرام لکھا گیا۔ اکاڑہ جماعت نے تو آج ہفتہ کے دن شہر میں ہڑتال کرالی۔ جامعہ کے طلباء و اساتذہ نے متعدد قرآن بایصال ثواب ختم کرائے۔ حضرت والد ماجد مفتی صاحب مدظلہ اپنے خصوصی تعلق کی بنا پر اس سانحہ سے ایسے متاثر ہیں کہ ہر وقت بیٹھے روتے ہیں۔ آہ۔

حضرت شیخ کی تعزیت
... ہفتہ حاضری کا خیال
... اج ہوں والسلام۔ رشید قاسمی
جمعیتہ علمائے اسلام منٹگمری۔

آل جموں وکشمیر مسلم لیبر پارٹی۔ راولپنڈی

مجھے یہ اندوہناک خبر سن کر صدمۂ عظیم ہوا ہے کہ مسلمانانِ پاک و بھارت کے عظیم مذہبی رہنما و دارالعلوم دیوبند کے سربراہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ پاک و بھارت کے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تاریخ شاہد ہے کہ مولانا مدنیؒ اُن مجاہدین سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے انگریزوں کو شکستِ فاش دے کر برصغیر پاک و ہند سے نکال دینے میں بڑی مستعدی سے کام کیا تھا۔ نیز مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات انتہائی قابل ستائش ہے کہ بھارت کے باشندہ ہونیکے باوجود اپنی تقاریر یا بیانات میں کشمیر کے معاملے میں بھارت کی کبھی حمایت نہیں کی آخر کیوں کرتے۔ جبکہ آپ کا نصب العین ہی حق کی حمایت اور باطل کی مخالفت تھا اسکے علاوہ آپ نے اشاعت توحید و سنت میں جو خدمات انجام دی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ رب العزت ہمیں اُنکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور انہیں غریق رحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ سید عبدالمجید بخاری کنوینر

کیا کہوں اور کس طرح کہوں کہ یوم الجمعہ کی شب کو ریڈیو کی خبر سے کیا گزری..... آہ.....! ہم یتیم ہوئے۔ سایہ رحمت و شفقت سے محروم ہوئے۔ وہ نور جو آنکھوں کو روشنی اور دلوں کو زندگی بخشتا تھا۔ گم ہوا۔ وہ بہار جو گلستان قاسمی کو تر و تازگی بخشتی تھی اُجڑ گئی۔ وہ شمع محمودؒ جو دنیا کے لئے روشنی کا مینار تھی گل ہوئی گنگوہ کی وہ دولتِ رشد و ہدایت جو دلوں کی جوت جگائے ہوئے تھی۔ اس جہان سے رخصت ہوئی۔ وہ بلبل عاشق محمدؐ جو قال قال کی نغمہ سرا تھی پرواز کر گئی۔ آفتاب عالمِ عرفاں غروب ہوا۔ دنیائے اسلام کا شیخ رخصت ہوا۔ کائنات انسانیت کا خیرخواہ و ہمدرد چل بسا۔ انسانیت کا رہبر عظیم داغ مفارقت دے گیا۔ عزیمت و عظمت، اخلاص ایمان، حقیقت و معرفت، علم و عمل، اخلاق و تہذیب کا امام چل دیا۔ محبوبیت و مربوبیت، سنت خیرالانام اور عاشق صادق واصل حق ہوا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

اے اللہ ہم تیرے کمزور اور گنہگار بندے ہیں۔ ہمیں صبر عطا فرما۔ ہمیں اپنے محبوب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

لاکھوں فرزندوں کو جن کے سر سے شفقتِ پدری کا سایہ اُٹھ گیا۔ اپنی شفقت و رحمت کا سایہ عنایت فرما۔ ہمارے سروں پر اسعد کو نعم البدل بنا۔ آمین یارب العالمین

کلورکوٹ میں اس المناک خبر سے دلوں پر بجلی گری۔ جمعہ کے روز بارہ دفعہ قرآن پاک ختم کرکے ایصال ثواب کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ سب خدام و متعلقین کی طرف سے مضمون واحد ہے۔ حضرت قاری مولانا اصغر علی و جملہ عزیزان کی خدمت میں سب کی طرف سے سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام ۸ دسمبر بعد نماز مغرب کلورکوٹ ضلع میانوالی کی جامع مسجد میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں حضرت شیخ اسلام کی مبارک زندگی اور آپ کی تعلیمات و خدمات کے متعلق تقریریں ہوئیں اور حسب ذیل تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

باشندگان کلورکوٹ کا یہ اجلاس حضرت شیخ اسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے حادثۂ ارتحال کو ملت اسلامیہ کے لئے ناقابلِ تلافی نقصانِ عظیم یقین کرتا ہے۔ حضرت مرحوم کی خدمت جلیلہ کو اس صدی میں اسلام اور ملت اسلامیہ و دنیائے انسانیت کے لئے عظیم ترین اور ناقابلِ فراموش ورثہ تسلیم کرتا ہے۔ یہ اجلاس بارگاہ مقدس میں دست بدعا ہے کہ حضرت شیخ مدنی مرحوم کو اعلےٰ علیین میں مرتبہ عالی عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

یہ اجلاس حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقین منتسبین کو جو چار دانگ عالم میں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ اس صدمۂ عظیم میں ان کا برابر شریک سمجھتا ہے۔

یہ اجلاس عام مسلمانوں سے خصوصاً منتظمین دارالعلوم دیوبند و جمعیتہ العلمائے ہند سے اپیل کرتا ہے کہ وہ حضرت اقدس کے فیوض و برکات کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے ایک پائدار یادگار قائم کرنے کی تجویز کریں۔ یہ اجلاس مسلمانان پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ خدمت دین کے سب سے بڑے ایشیائی مرکز مدینۃ العلوم "دارالعلوم دیوبند" کی مالی امداد کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کریں۔ کہ یہ حضرت مرحوم کے وصال کے بعد اور بھی اہم ترین فریضہ بن گیا ہے۔

المرسل حکیم محمد عبداللہ رکن مجلس تحفظ ختم نبوت کلورکوٹ

شیخ الہند حضرت مولٰنا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی کو خراجِ عقیدت

مولانا مدنی کی وفات پر تعزیتی جلسہ

آج ۷ دسمبر۔ قصبہ نڑھال ضلع ملتان میں حضرت مولانا مدنی کی وفات حسرت آیات کی خبر سے مدرسہ عربیہ اسلامیہ محمدیہ نڑھال میں صف ماتم بچھ گئی۔ مدرسہ میں تعطیل کر دی گئی۔ مدرسہ کے اساتذہ و طلبہ نے بغرض ایصال ثواب تین گھنٹہ متواتر کئی ختم قرآن شریف کئے۔ بعدہٗ حضرت مرحوم و مغفور کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ بعدازدعا حضرت مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی

جمیع مسلمانان و طلبہ قصبہ نڑھال کا یہ اجتماع حضرت شیخ الہند مولانا سید حسین احمد مہاجر مدنی کے اس حادثہ ارتحال کو دنیائے اسلام کے لئے ایک سانحہ عظیم و داہیہ فخیم تصور کرتا ہے۔ اور حضرت مدنی کی وفات حسرت آیات سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے عموماً اور ہند و پاکستان کے مسلمانوں کیلئے خصوصاً جو عظیم نقصان ہوا ہے وہ ناقابل تلافی و تدارک خیال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الہند کو مقام اعلیٰ علیین عطا فرمائے اور انکے جمیع عقیدتمندوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ استاد مدرسہ مولٰنا محمد منظورالحق نے حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد مدنی کے انتقال پر رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الہند کی وفات حسرت آیات سے علم و عمل زہد و تقویٰ مذہب و سیاست کے میدان میں جو خلا واقع ہوا ہے۔ اس کا پُر کرنا ان کے عقیدتمندوں اور قدردانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ حضرت مولانا کو نہ صرف زہد و تقویٰ اور علم و فضل کے اعتبار سے ایک اعلےٰ مقام حاصل تھا۔ بلکہ آزادئ وطن کے سلسلہ میں آپ کے مجاہدانہ کارنامے بھی مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت مولانا مرحوم ایک جانباز نڈر اور پُرجوش رہنما تھے۔ انھوں نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی معیت میں جزیرہ مالٹا میں آزادئ وطن کے سلسلہ میں انگریزوں کے شدائد و مصائب کا بڑے حوصلہ سے مقابلہ کیا تھا۔ اسکے علاوہ حضرت مولانا مرحوم کی دینی خدمات ہماری تاریخ کا ایک قابل فخر اور ناقابلِ فراموش حصہ ہیں۔ آپکی وفات سے برصغیر پاک و ہند کی علمی فضا کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں مقام اعلےٰ عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین

حافظ غلام محمد ناظم طلبہ مدرسہ عربیہ نڑھال
تحصیل کبیروالا۔ ضلع ملتان۔

مجلس ذکر: صفحہ ۸ سے آگے

ہر نیکی کے کام میں ریا ضرور لاتا ہے۔ جس طرح دودھ میں زہر ملانے سے دودھ انسان کے لئے پیغام ہلاکت بن جاتا ہے۔ اسی طرح نیکی کے کام میں اگر ریا آگیا تو وہ نیکی کا کام برباد ہو جاتا ہے۔ اخلاص نہ ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ شہید، عالم اور سخی بھی دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ یہی علم اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھتے تو نجات کا باعث بن جاتا۔ لیکن نام و نمود کے لئے پڑھا۔ اس لئے ہلاکت کا سبب بن گیا۔ اخلاص نہ ہونے کے باعث کافی وافی روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اور سر کٹوا کر بھی جہنم میں گئے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض آدمیوں کو وہم کی بیماری ہو جاتی ہے۔ وہمی ان ہونی چیز کو ہونی سمجھتا ہے۔ ہم بھی جب تک وہمی کی طرح زندگی بسر نہ کریں گے۔ شیطان ہماری نیکیاں نہ بچنے دے گا۔ ہم گنہگار تو کس شمار میں ہیں۔ وہ بے ایمان تو انبیاء علیہم السّلام پر بھی حملہ آور ہوتا تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ نورِ نبوّت کی برکت سے اس کے حملہ سے بچ جاتے تھے۔ وہ سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی حملہ آور ہونے سے نہیں چوکتا۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دن شیطان نے میری تہجّد کی نماز میں خلل ڈالنا چاہا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس کو پکڑ کر باندھ دوں۔ تاکہ تم سب صبح کو اس کو دیکھو۔ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی۔ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ الآیہ (سورہ ص رکوع ۳ پ ۲۳)

(ترجمہ: مجھے ایسی حکومت فرما کہ کسی کو میرے بعد شایاں نہ ہو)

اس لئے میں نے اس کو باندھا نہیں اللہ تعالےٰ نے جنّ اور شیاطین کو سلیمانؑ کے تابع کر دیا تھا۔

ہر ایک کے دل میں ریاء کا خیال آتا ہے۔ اگر تربیت یافتہ ہوگا تو اس خیال کو ہٹا دے گا۔ اگر ریا کا خیال نہ ہٹایا تو اس سے نیکی برباد ہو جائے گی۔ میں آپ کو ریا سے ڈرا رہا ہوں۔ آپ کو اس کا احساس نہیں ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ بیعت کے وقت میں ہر ایک سے کہا کرتا ہوں کہ پہلے دل سے سب کو نکال دو۔ نہ انسان رہے اور نہ شیطان۔ نہ زمین رہے ص ۱۳

ص ۱۳ اور نہ آسمان رہے اللہ ھُو کا ذکر کرو۔ ریا سے بچنے کا ایک یہ طریقہ ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کی تلوار سے سب کو کاٹ دو۔

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو استقامت عطا فرمائے۔ مجھے آپ کو اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مطابق قرآن مجید اور حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسّلام سنانے اور آپ کو سُن کر لوحِ دل پر لکھ کر لے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

میں آپ سے جو کچھ کہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مجھے بھی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا الٰہ العالمین

از مولینا محمد سمیع الحق صاحب دار العلوم حقانیہ - اکوڑہ خٹک

حضرت شیخ الہند ثانی مولینا حُسین احمد مدنی رحؒ کے حیات طیبہ کے مختصر حالاتُ

عقیدت کا خضرِ طریق نجات — شریعت کا سرمایۂ کائنات
طریقت کا مجموعۂ حال و قال — حقیقت کا آئینہ دارِ صفات
اسیر مالٹا کی جانشینی تجھ کو حاصل تھی — سحابِ حریّت گوہر فشاں تھی ذات سے تیری

شیخ وقت امام المسلمین بطلِ جلیل حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس اللہ سرہُ العزیز بروز جمعرات مورخہ ۵ دسمبر کو ۲ بج کر ۴۵ منٹ پر بمقام دیوبند اپنے مالک حقیقی رفیق اعلےٰ کے ساتھ جا ملے۔ اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلیہ راجعون ۔

سالہا در کعبہ و بت خانہ مے نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

ولادت باسعادت

کاروانِ اسلاف کا یہ آخری غیور مجاہد اور ہندوستان میں اسلاف کے بانگِ جرس کی یہ آخری صدا حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے یہ لاڈلے۔ ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ ۱۱ بجے رات سہ شنبہ (برج قمر) بمقام بانگر مئو ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام چراغ محمد ہے۔ تاریخ عیسوی حساب سے ۱۸۷۹ء ہوتا ہے۔ (نقش حیات صفحہ ۹۔ جلد اول۔ شاندار ماضی ۲۵۸) والد ماجد گرامی کا نام حضرت مولانا حبیب اللہ صاحبؒ ہے۔ مولانا گنج مرادآبادی کے خلیفۂ راشد اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ ابتدائی پرورش بانگر مئو میں فرمائی۔ پھر آپ بہت ہی چھوٹے تھے۔ کہ حضرت والد ماجد نے آبائی قصبہ ٹانڈہ کو سفر کیا

سلسلہ نسب

آپ حسینی سید ہیں۔ خاندان تقریباً اُنیس پشت پیشتر ہندوستان میں آیا۔ شجرۂ نسب یہ ہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی بن سید حبیب اللہ بن پیر علی شاہ بن سید جہانگیر بخش بن شاہ نور اشرف بن شاہ مدن بن شاہ محمد ماہ شاہی بن شاہ خیر اللہ بن شاہ صفت اللہ بن شاہ محب اللہ بن شاہ محمود بن شاہ لدھن بن شاہ قلندر بن شاہ منور بن شاہ راجہ بن شاہ عبد الواحد بن شاہ محمد زاہدی بن شاہ نور الحق رحمہم اللہ تعالےٰ۔ شاہ نور الحق سرزمین ہند "الہداد پور قصبہ ٹانڈہ اوّل تشریف لائے۔ قدم رجہیر کا ٹانڈہ کے مسلمانوں پر غاصبانہ قبضہ تھا۔ آپ نے انہیں دعوت اسلام دی اور مسلمانوں کو مہاراجہ کے مظالم سے نجات دلائی شاہ نور الحق شاہ داؤد چشتی کے اور وہ شاہ قطب الدین چشتی کے اور وہ شاہ نجم الدین اور وہ شاہ رومی خواجہ بختیار کاکی کے خلیفہ ہیں۔ شاہ نور الحق کا سلسلہ امام علی زین العابدین ابن شہید کربلا حضرت امام حسینؓ سے جا ملتا ہے (عمدۃ الطالب کنز الانساب آئمہ ہدیٰ)

ذریعہ معاش خاندان

حضرت شیخ قدس سرہٗ نقش حیات ج اوّل

میں فرماتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء کے انقلاب کے وقت ہمارے خاندان کے پاس تیرہ یا چودہ گاؤں تھے۔ جن کی وجہ سے مشترکہ خاندان نہایت ثروت اور خاصیت سے گزران کرتا تھا۔ غیر معلوم انقلابات اور اسباب کی بنا پر قبضہ و اختیار سے نکل چکے۔ والد ماجد حبیب اللہ جذبۂ و شوق ہجرت مدینہ طیبہ میں سب کچھ فروخت فرما کر اواخر شعبان ۱۳۱۶ھ میں عازم ہجرت مدینہ طیبہ ہوئے۔

تعلیم و تربیت

۴ برس کی عمر میں گھر میں ابتدائی تعلیم نہایت سلیقہ اور نگرانی سے شروع کرا دی گئی۔ ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اوائل صفر ۱۳۰۹ھ میں جبکہ عمر مبارک ۱۳ سال تھی آپ اور آپ کے بھائی کو دیوبند حضرت سیدنا شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کی بارگاہ میں بھیج دیا گیا۔ یعنی بقول مصنف شاندار ماضی ایک شفاف آئینہ کو آفتاب جہاں تاب کے سپرد کیا گیا حضرت شیخ الہندؒ نے فراست کاملہ سے اس سعادت عظمیٰ کو پہچان کر اپنی اولاد کی طرح تربیت اپنے گھر میں شروع فرما دی۔ اور ابتدائی کتابیں بھی خود پڑھائیں۔ حضرت شیخ الہندؒ کے علاوہ مولانا ذوالفقار علی صاحبؒ مولانا خلیل احمد صاحبؒ مدرس دارالعلوم مولانا حکیم محمد حسن صاحبؒ مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ مولانا غلام رسولؒ۔ مولانا حبیب الرحمٰنؒ سے بھی اپنے درس نظامی کی کئی کتابیں پڑھیں۔ غرضیکہ مختلف علوم و فنون کی ۶۷ کتابیں ساڑھے چھ برس کی مدت میں تمام کر لیں۔ جملہ علوم متداولہ سے فارغ ہو کر قطب العالم امام ربانی مولانا رشید احمدؒ گنگوہی سے بیعت بھی ہو گئے۔ ۱۳۱۶ھ میں حضرت والد ماجد نے معہ اہلبیت بیت اللہ شریف و مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تو آپ بھی ساتھ تشریف لے گئے۔ مکہ معظمہ پہنچ کر سیدنا حضرت الحاج امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ کے زیر تربیت مراحل سلوک طے کئے اور جوار رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں رہ کر وہ تمام فیوض حاصل کئے۔ جو ایک باخدا انسان اس منبع الجود والکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کر سکتا ہے۔ مدینہ طیبہ میں حضرت شیخ الہندؒ کے حسب ہدایت درس و تدریس کو حرم نبوی کے سامنے بیٹھ کر جاری فرمایا۔ اور تقریباً دس سال اسلامی علوم ممتاز کتابوں سے عالم اسلام کے گوشے گوشے کو سیراب فرماتے ہوئے شیخ العرب کا جلیل اور خطاب حاصل کیا۔ مدینہ طیبہ کی اس

زندگی میں آپ اور خاندان پر فاقے اور اس طرح بے انتہا مصیبتیں اور کئی کئی آلام و مصائب پیش آئیں۔ لیکن یہ اوالعزم گھرا نہ اس دورِ ابتلا و مصائب میں پوری طرح ثابت قدم رہا۔ اس وقت کچھ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کے حالات "تذکرۃ الرشید ج ۲ مصنفہ مولینا عاشق الٰہی میرٹھی کے الفاظ میں پیش کر دیں۔ "حضرت مولانا الحاج مولوی حسین احمد صاحب مدنی عمت فیوضہٗ نے ۱۳۱۶ھ میں حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد صاحب سے بیعت ہو کر والد اور برادران کے ہمراہ جد امجد کے بلدہ طیبہ مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کی۔ مکہ معظمہ پہنچ کر حسب اجازت امام ربانی قدس سرہٗ۔ حاجی صاحب قدس سرہٗ سے رجوع کیا۔ اس زمانہ میں کچھ واردات عجیبہ و غریبہ ظاہر ہوئیں۔ ان کی اطلاع گنگوہ میں آستان عالیہ پر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ۱۳۱۸ھ میں حضرتؒ کا والا نامہ پہنچا کہ چند روز کے واسطے گنگوہ آ کر مجھ سے مل جاؤ۔ اس فرمان والا شان پر وہ مطلوب بن کر تشریف لائے۔ حضرت امام ربانیؒ نے اپنے دست مبارک سے دونوں کے سروں پر عمامہ خلعت باندھا اور فرمایا یہ دستاویز خلافت ہے۔ مولانا مدنی کا درس حرم نبوی میں بہت عروج پر ہے اور عزت و جاہ بھی حق تعالےٰ نے وہ عطا فرمائی ہے کہ ہندی علماء کو کیا معنی مصری اور شامی بلکہ مدنی علماء کو بھی وہ بات حاصل نہیں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (ص ۱۵۱ و ص ۱۵۹ تذکرۃ الرشید) مختصر یہ کہ ۲۲ سال کی عمر میں چشمۂ رشد و ہدایت خود سے ساقی کو بلا کر خلافت صادقہ کا خلعت عطا فرما دیتا ہے۔ زہے قسمت۔

۱۳۳۲ھ تک مسلسل جوارِ رسول اللہ صلعم میں قیام رہا اور شہرتِ عرب سے تجاوز کر کے دیگر ممالک تک پہنچی اور شیخ الحرم کے خطاب سے آپ مشہور ہوئے۔ ۸ سال بعد ۱۳۲۶ھ میں آپ دوبارہ ہندوستان تشریف لائے جمعیۃ الانصار مؤتمر الانصار اور دارالعلوم کا جلسۂ دستاربندی آپ کے رہین منت تھے۔ ۱۳۳۳ھ میں حضرت شیخ الہندؒ بھی ہندوستان سے تشریف لے گئے یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ انقلاب کی تحریک ہندوستان میں شد و مد سے جاری تھی اور جنگ یورپ کا آغاز ہوا تھا۔ فراغت حج کے بعد حضرت شیخ الہندؒ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ اسی سال جمال پاشا اور انور پاشا مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد عربی حکومت کا انقلاب ہو گیا۔ شریف نے بغاوت کی اور

شریف نے حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کو معہ رفقاء انگریزوں کے ... بغاوت اور

ترکی اور افغانستان و ایران کو ملا کر ہندوستان پر قبضہ کرنے کے الزام میں ۲۳؍ صفر یکشنبہ ۱۳۳۵ھ گرفتار کر کے انگریز کے سپرد کر دیا۔ اس تحریک کی تفصیلات "ریشمی خطوط کی تحریک" رولٹ ایکٹ کی تحقیقاتی رپورٹ اور نقش حیات جلد ثانی اور مولانا عبید اللہ سندھی کے حالات میں بالتفصیل مذکور ہیں۔ حضرت مدنیؒ اور ان کے استاذ حضرت شیخ الہندؒ جدہ سے مکہ معظمہ میں ترک گورنر غالب پاشا اور مدینہ منورہ میں بصری پاشا سے متعدد ملاقاتوں نیز غالب پاشا سے سرحد کے آزاد قبائل کے نام خطوط حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی اور حضرت مدنیؒ نے اپنے خفیہ ذرائع سے اسے ہندوستان پہنچا دیا۔ رولٹ کمیٹی کی رپورٹ سے اس تحریک کی عظمت و جلالت اور ان حضرات کے بلند ارادوں اور استقلال و عالی ہمتی اور بلند پروازی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

آپ نے خود نقش حیات ج ۱ صفحہ ۱۲۹ میں تحریر فرمایا ہے کہ اس جنگ عظیم نے میری زندگی میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا "یعنی سیاست سے میرا تعلق اور برطانوی سامراج کے مقابلہ میں عزم انقلاب جس طرح میری علمی زندگی کا منبع فیض شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہ العزیز تھے ایسے ہی سیاسی زندگی کا سرچشمہ بھی حضرت شیخ کے وہ افکار و خیالات اور وہ جذبات تھے جو عرصۂ دراز سے حضرت شیخ الہندؒ کے سینۂ پرنور اور ضمیر روشن میں پرورش پا رہے تھے اور جن کی چنگاریاں جنگ عظیم نے بھڑکا دی تھیں۔ سفر مالٹا سے رہائی کے بعد حضرت مدنیؒ نے ہندوستان کی آزادی کے سلسلہ میں جس ایثار۔ قربانیوں۔ عزم و استقلال اور مختلف النوع مصائب انگریزوں کا برداشت و مظاہرہ کیا۔ یہ ایک مسلسل داستان کی حیثیت رکھتا ہے۔ بقول مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی "حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ بیسویں صدی میں انگریز انگریزیت اور نہ صرف انگریزی سامراج بلکہ ہر سامراج کی سب سے بڑی دشمن حسین احمد مدنیؒ کی شخصیت ہے تو یہ دعوےٰ ایسا صحیح ہوگا۔ جیسا کہ آج انگریزی اقتدار کا زوال آفتاب نیمروز کی طرح ایک حقیقت بن کر سامنے آ چکا ہے۔ سفر مالٹا سے واپسی کے بعد ترک موالات کی تحریک پورے زور شور سے شروع ہوئی۔ آپ نے کچھ عرصہ بعد فوجی بھرتی پولیس اور فوج

باقی صفحہ ۱۸ پر

اسلام اور جدید انکشافات

مظاہر قدرت کا مطالعہ

قرآن کی روشنی میں

چند معجزات انبیاءؑ

حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالےٰ نے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا۔ بدوں آگ اور آلات صناعیہ کے لوہے کو جس طرح چاہتے ہاتھ سے مروڑ توڑ لیتے اور اس کی زرہیں تیار کر کے فروخت کرتے تاکہ قوتِ بازو سے کما کر کھائیں اور بیت المال پر بار نہ پڑے۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت سلیمانؑ کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا تھا ایک مہینہ کی مسافت ہوا کے ذریعہ آدھے دن میں طے ہوتی تھی بہت سے جن معمولی قلیوں اور خدمت گاروں کی طرح ان کے کام میں لگے رہتے تھے سلیمانؑ بڑے مدبر دانا تھے ہر بات کا فیصلہ بڑی خوبی سے کرتے۔

واقعہ معراج

اللہ تعالےٰ صرف ایک رات کے محدود حصّہ میں اپنے مخصوص ترین اور مقرب ترین بندہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو حرم مکّہ سے بیت المقدس تک لے گیا۔ پھر آپ کو سات آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ آپ سدرۃ المنتہیٰ تک گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک شب میں اتنی لمبی مسافت زمین و آسمان کی کیسے طے ہو گی یا کرّہ نار زمہریر میں کیسے گذرے ہوں گے۔ اور جب آسمانوں کا وجود ہی نہیں تو ایک آسمان سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے پر تشریف لے جانا کیسے قابل تسلیم ہو گا۔

اب تو حیل و حجت کی کوئی گنجائش ہی نہ رہی۔ جب کہ روس کے سائنسدانوں نے ایک راکٹ کے ذریعہ مصنوعی چاند چڑھایا اور ایک کتیا کو چاند کے مدار میں داخل کر دیا۔

واقعہ شق القمر

ہجرت سے پیشتر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ کفار کا مجمع تھا۔ انھوں نے آپؐ سے کوئی نشانی طلب کی۔ آپ نے فرمایا۔ آسمان کی طرف دیکھو، ناگاہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑہ ان میں سے مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف چلا گیا۔ بیچ میں پہاڑ حائل تھا جب سب نے خوب اچھی طرح یہ معجزہ دیکھ لیا تو دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے۔ کفار کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند پر یا ہم پر جادو کر دیا ہے۔

معجزہ حضرت عیسیٰؑ

مردہ کو زندہ کرنا، مادر زاد اندھے کو بینا کرنا، جذامی کو تندرست کرنا عیسیٰؑ کے زمانہ میں اطبّاء و حکما کا زور تھا۔ اس لئے حضرت مسیحؑ کو ایسے معجزات مرحمت ہوتے جو لوگوں پر ان کے سب سے زیادہ مایہ ناز فن میں حضرت مسیحؑ کا نمایاں تفوق ثابت کریں۔ حضرت عیسیٰ کی پیدائش بغیر باپ کے تکلّم فی المہد اور ان کا رفع الی السماء معجزات ہی میں سے ہیں۔

ہم اسلامی تاریخوں میں "یا ساریۃ الجبل" کا مشہور واقعہ پڑھتے ہیں لیکن وائرلیس کی ایجاد سے پہلے ہمارے لئے یہ سمجھانا کس قدر مشکل تھا کہ شاید ایک روحانی وائرلیس ٹیلیفون کے ذریعہ سے حضرت عمرؓ کی آواز ساریہؓ تک پہنچ گئی ہو

سچّا مذہب قوانین فطرت کا وسیع النظر معلم ہے

مذہب کو عقل سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں اگر عقل قوانین قدرت کے احترام پر زور دیتا ہے تو مذہب عقل کے اس جذبہ کی قدر کرتا ہے۔ سچا اور مکمل مذہب فی الحقیقت قوانین فطرت اور سنن الٰہیہ کا وسیع النظر معلم ہے جو بار بار بتلاتا ہے کہ سنت اللہ کو کوئی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی مگر ساتھ ہی متنبہ کرتا ہے کہ انسان کو سنن الٰہیہ اور نوامیس فطرت کا جو علم دیا گیا ہے بہت تھوڑا ہے وہ بسا اوقات ان کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتا ہے اور بہت دفعہ قوانین قدرت کے کسی اعلیٰ اور ارفع مظہر کو اپنی حد پرواز باہر دیکھ کر خلاف قانون قدرت سمجھ بیٹھتا ہے اور روز مرّہ کے معمول کے خلاف جو بات سنتا ہے اسے یہ کہہ کر ردّ کر دیتا ہے کہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلاً ۝

معجزہ خدا کی خاص عادت ہے

عادت کی دو قسمیں ہیں ایک عادت مستمرّہ ہے جس کا استعمال کئی کئی دفعہ جلد جلد اور بیشتر اوقات میں ہوتا رہتا ہے اور دوسری عادت موقتۃ خاصہ جس کا تجربہ گاہ بگاہ نادر موقعہ میں ہوا کرتا ہے یاد رکھو معجزہ بھی اللہ تعالےٰ کا ایک فعل ہے گو وہ عام عادت کے خلاف ہو مگر عادت خاصہ کے خلاف نہیں ہوتا بلکہ اس کے موافق ہوتا ہے کیونکہ خاص اوقات میں مخصوص مصالح کی بناء پر عام عادت کو چھوڑ کر خوارق و معجزات کا ظاہر کرنا بھی حق تعالےٰ کی خاص عادت ہے۔

سائنس خوارق کی تسلیم کے لئے راستہ صاف کر رہی ہے

(۱) ہم نے احادیث صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پڑھا تھا انی واللہ ابصر من ورائی کما ابصر من بین یدیّ۔

(ترجمہ) "قسم ہے اللہ کی میں اپنی پیٹھ کے پیچھے والی چیزوں کو اسی طرح دیکھتا ہوں۔ جیسے کہ سامنے والی"

یہ بات آنحضرتؐ کے خصائص اور خوارق عادات میں ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انگریز ماہر علم بصارت نے انسان کی جلد میں قوت باصرہ کے راز پر روشنی ڈالی ہے

وہ لکھتے ہیں کہ انسان کے بدن کی جلد کے نیچے چھوٹے چھوٹے ذرات پائے جاتے ہیں جو سارے جسم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ ذرے ننھی ننھی آنکھیں ہیں ان میں اسی طرح تصویر اُتر آتی ہے۔ جس طرح آنکھ کی پتلی میں اُتر آتی ہے۔ یہ خیال کہ انسان کی کھال بھی اسی طرح دیکھتی ہے جس طرح آنکھیں، کوئی نیا نہیں ہے آپ جب کسی نابینا شخص کو بازار میں بھیڑ سے بچ کر گذرتے دیکھتے ہیں تو تعجب کرتے ہیں کہ یہ تو اندھا ہے اسے راستہ کس طرح سوجھتا ہے۔ انسان کی پیشانی کی جلد کے متعلق یہ خیال ہے کہ اس میں قوت باصرہ موجود ہے یہ دماغ کو اسی طرح پیغام پہنچاتی ہے۔

۲۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریمؐ کے سامنے درخت جھک گئے۔ یا انھوں نے حضور کو سلام کیا یا حضورؐ کے ایما سے وہ اپنی جگہ سے سرک گئے۔ مگر ملحدین ان قصوں کی اساطیر الاولین کہہ کر ہنسی اڑاتے تھے اور ان بیانات کو پرانے مسلمانوں کی خوش اعتقادی یا وہم پرستی پر محمول کرتے ہیں لیکن آج ماہرین علم نباتات نے نباتاتی زندگی کے جو حیرت انگیز حالات ظاہر کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت اور پودے فی الواقع زندگی کے وہ تمام تاثرات اپنے اندر رکھتے ہیں جو ابھی تک ذی روح مخلوق کی خصوصیت سمجھے جاتے تھے۔ ہر شخص جو نباتاتی زندگی سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہے۔ جانتا ہے کہ پودے اور پھول بھی اپنی غذا کھاتے، اپنا پانی پیتے اور اپنی نیند سوتے ہیں۔ ان میں بھی جنسوں کا وصل جفت ہوتا ہے ان کی بھی نسل چلتی ہے اور ان پر بھی بڑھاپا آتا ہے اور وہ بھی بالآخر موت کے چنگل میں پھنستے ہیں۔

برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار،
ہر ورق دفترے ست معرفت کردگار

۳۔ عالمگیر جنگ کے زمانہ میں ایک لاسلکی پیام پیسٹرو گریڈ سے لندن کو چلا۔ راستہ میں بعض جرمن اسے جذب کرنے لگے اوپر سے ایک فرانسیسی طیارہ نے ان جذب کرنے والوں پر بم پھینکا اور یہ جرمن اپنی سعی میں ناکام رہے۔

دیکھئے یہ مادی واقعہ اس روحانی واقعہ سے کس قدر مشابہت رکھتا ہے کہ عرش سے جو لاسلکی پیام سرزمین حجاز کو جا رہا ہے شیاطین اس کو اچکنا چاہتے ہیں لیکن اوپر سے شہاب ثاقب کا گولہ ان کا کام تمام کر دیتا ہے اور وہ ناکامیاب و نامراد دھکیل دیئے جاتے ہیں۔

اس قسم کے ہزارہا سائنٹیفک شواہد نظائر نے خوارق اور دیگر مشکل اور غامض مسائل کے سمجھنے کے متعلق ہمارے کام کو بہت آسان کر دیا اور قوانین قدرت کی نسبت اپنی تنگ نظری اور کم مائگی کی بنا پر جو غلطیاں ہم کر رہے تھے۔ ان میں بہت سی اغلاط کی اصلاح کر دی ہے

صداقت کے اعلان سے گھبرانا نہیں چاہیئے

بلاشبہ آج دنیا کی فضا بہت کچھ بدل چکی ہے اور خوارق کا نام زبان پر لانا بڑی بہادری کا کام ہے لیکن ایک صداقت کے ماننے اور اعلان کرنے میں آدمی کو گھبرانا نہیں چاہیئے وہ وقت آ گیا ہے کہ یہی خوارق و معجزات کا مذاق اڑانے والے ان چیزوں کے ثابت کرنے کے درپے ہیں جن کو یہ پہلے رد کر رہے تھے۔

انجام ہمیشہ صداقت کے ہاتھ ہے

دیکھو دنیا کے سب سے بڑے موحد رسول اکرمؐ نے جب نعرہ توحید بلند کیا۔ تو روئے زمین پر کوئی بھی ہمنوائی کرنے والا نہ تھا۔ لیکن فضائے کعبہ سے توحید کا جو صور پھونکا گیا آج ہم مندروں اور کلیساؤں میں اس کی گونج محسوس کر رہے ہیں۔ آج جو اقوام و ملل دولت توحید سے تہی دست ہیں۔ وہ بھی اندر ہی اندر اپنی محرومی اور تہیدستی کا ماتم کرتی ہیں اور موحدین کے رو برو شرم سے ان کو سر اٹھانا مشکل ہے۔

ہم کو یقین ہے کہ اسی طرح ایک دن پیغمبروں کے اعجاز اور اولیا کی کرامات کا انکار کرنے والے بھی اپنی اس جہالت اور تنگ نظری پر پشیمان ہوں گے جس کا نام انھوں نے علم رکھ چھوڑا ہے اور جسے وہ سائنس کی بڑی بھاری عقیدت مندی سمجھتے ہیں۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ (مولانا شبیر احمد عثمانی)

یاد رکھئے (۱) خوارق کا وجود قوانین فطرت کا دشمن نہیں (۲) معجزہ قوانین فطرت کی حمایت کرتا ہے (۳) معجزات وغیرہ کے ماننے سے دنیا کا نظام مختل نہیں ہوتا۔ (۴) معجزہ قانون قدرت کے مطابق ہے (۵) معجزہ فطرت کے قوانین اصلیہ کا محافظ ہے (۶) معجزہ ایک اعلیٰ قانون قدرت ہے۔ (۷) معجزہ انسان کو عالم بالا کی چمک دکھلاتا ہے (۸) معجزہ خدا کی طرف سے نبوت کی فعلی تصدیق ہے۔

علم کا کرشمہ

انسان کی بڑائی بزرگی اور بادشاہت کا انحصار علم پر ہے اور علم ایک ایسی طاقت ہے۔ جس سے انسان اس قابل بن سکتا ہے کہ فرشتے بھی اس کو سجدہ کریں خدا کی مخلوق میں علم سب سے بڑی طاقت ہے۔ انسان کا مقصد حیات یہ تھا کہ اس کے ذریعہ سے علم کے معجزات ظاہر ہوں وہ قومیں جو علم کی طرف توجہ کرتی ہیں وہ خدا کے راز کو پالیتی ہیں قدرت کے مخفی خزانوں پر قابض ہو جاتی ہیں۔ علم کا اصلی خزانہ قرآن پاک ہے جب آپ قرآن کی روشنی میں ہر قسم کی علمی طاقتیں حاصل کر لیں گے تو آپ کو عبادت کا ثواب بھی حاصل ہو گا اور خدا کی نیابت کا درجہ بھی مل جائے گا۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دین اور دنیا دونوں قسم کے علوم کی طرف توجہ کریں۔ اگر آپ صنعت و تجارت، سائنس، جنگ طب اور کیمیا وغیرہ علوم کو جو علم ایجاد کی شاخیں ہیں حاصل کریں گے۔ تو علم ایجاد سے آپ زمین و آسمان کے مخفی خزانوں پر قابو پا سکتے ہیں اور علم دین کی مدد سے آپ اصلاح و انتظام کے مقام پر کھڑے رہ سکتے ہیں یورپ کی بدبختی یہ ہے کہ اس نے علم ایجاد تو سیکھا یعنی پانی سے بجلی بھی بنائی۔ زمین سے سونا بھی نکالا اور لوہے سے انسانوں کی طرح کام لیا۔ مگر چونکہ وہ علم دین سے بے بہرہ رہا۔ اس لئے اس کو اطمینان کا درجہ نہ ملا۔ اس کے سر پر ہر وقت جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اسکی تہذیب و ترقی ہر وقت خطرے میں ہے۔ اس کے سر پر ہر وقت شیطنت اور حیوانیت کا بھوت سوار ہے۔ اس کا ہر قدم بدی، ظلم اور گناہ کی طرف ہے ان سب مسائل کا حل علم دین ہے۔ لہذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اہل یورپ سے علم ایجاد سیکھیں اور انہیں علم دین پہنچائیں۔ انسانیت کی مشکلات کا حل یہی ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حُبِّ دُنیا اور مسلمانوں کا انحطاط

از جناب مفتی محمد علی صاحب خطیب سنہری مسجد (ڈبی بازار) لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا اخاف علیکم الفقر بل اخاف علیکم الدنیا
ترجمہ :- (مجھے تمہارے فقر و فاقہ کا خوف نہیں - بلکہ دنیوی مال و دولت کا خطرہ ہے)

قرآن نے یہود کے حالات زندگی پر غور کرنے کے لئے فرمایا ہے - فرمایا یہود کے حالات زندگی پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ وہ دُنیا کی محبّت میں بُری طرح گرفتار تھے - دُنیا کمانے کے لئے آیات الہیٰ میں توڑ مروڑ کرتے تھے - وہ دُنیا کے مال و دولت پر اس قدر ریجھے ہوئے تھے - کہ حیات دنیوی کے سب سے دلدادہ اور ہزاروں برس اس دُنیا میں گزارنا پسند کرتے تھے - جیسا کہ قرآن حکیم نے بتایا ہے - (احرص الناس علیٰ حیوٰۃ) (سب سے زیادہ حریص تھے دنیاوی زندگی پر) - (یود احدھم لو یعمر الف سنۃ) (ہر ایک کی ان یہود میں سے یہ آرزو ہوتی تھی کہ اس کی ایک ہزار سال عمر ہو) دنیا پرستی کے نتیجہ میں آخرت کو فراموش کر چکے تھے اور عمل صالح سے یکسر تہی دامن ہو گئے تھے - سورہ بقرہ میں ان کی حبّ دُنیا کی پوری داستان بیان ہوئی ہے کہ جائز و ناجائز ہر طریقہ سے متاع دنیوی حاصل کرنے میں منہمک تھے - اسی سلسلہ میں یہ بھی بتایا گیا کہ دُنیا کمانے کا انہوں نے کیسا عجیب ایک حربہ یہ بھی فراہم کر لیا تھا کہ سحر و شعبدہ دُعا و تعویذ یعنی علوم سفلیہ اور علویہ کو سیکھتے اور سکھاتے تھے تاکہ مال و زر حاصل کریں جیسا کہ فرمایا -

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ سورۃ البقر ع ۱۲ پ ۱

ترجمہ :- (اور انہوں نے (علاوہ یہود) اس کی پیروی کی - جو شیاطین عہد سلیمان میں پڑھتے تھے اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا - بلکہ شیطانوں نے کُفر کیا جو لوگوں کو سحر سکھلاتے تھے اور بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر جو علم اُترا اس کی بھی پیروی کی - حالانکہ وہ دونوں یہی کہہ کر سکھلاتے تھے کہ ہم فتنہ ہیں - پس تم کفر نہ کرنا - پس یہ لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے - جس کے ذریعہ میاں بیوی میں جُدائی کرتے - حالانکہ یہ اس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے - مگر اللہ کی اجازت سے اور یہ وہی سیکھتے جس سے ان کو نقصان ہوتا اور کوئی فائدہ نہ ہوتا - حالانکہ انہیں خوب معلوم تھا کہ جس نے اسے خریدا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ چیز بُری ہے - جس کے بدلہ میں انہوں نے اپنے نفسوں کو بیچا - کاش کہ وہ سمجھ جاتے)

آپ نے مندرجہ بالا آیات سے سمجھ لیا ہوگا کہ یہود اور علماء یہود حصُول دنیا کے لئے کیسی جدو جہد کرتے تھے - دُنیا کے حصُول کے لئے خدا کی مخلوق کو نقصان پہنچانے کے لئے دریغ نہیں کرتے تھے اور خرمن امن کو سحر اور جادو کے آتش سے جلا کر خدا کے مخلوق کو چین نہیں لینے دیتے تھے -

آج پاکستان کے مسلمانوں کی یہی کیفیت ہے کہ حصُول دنیا کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کیا جا رہا ہے - حق تعالےٰ کی محرمات کو حلال کیا جا رہا ہے - کیا قرآن عزیز کے حُکم کے مطابق سود کا لینا دینا حرام نہیں ہے - جس کا آج پاکستان میں کھُلم کھُلا لین دین کیا جا رہا ہے - اس بیماری میں بڑے اور چھوٹے سارے مبتلا ہیں اور سُود کے جواز کے لئے مختلف بہانے تراشے جا رہے ہیں - کیا لاہور کے گلی اور کوچوں میں سائن بورڈ آویزاں نہیں - جس پر سود کے لین دین کے متعلق ترغیب سے لکھا ہوا ہے - حالانکہ سود کا لینا دینا دونوں حرام ہیں - اسی طرح پاکستان میں حصُول دنیا کے لئے جادو اور سحر کا بھی زور شور ہے اور بدنام کنندہ علماء جو محض دنیا دار ہیں - اس کام کو کر رہے ہیں - اب میں اس آیت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - اس آیت مذکور بالا میں بہت سارے سوالات پیدا ہوتے ہیں - جن میں سے بعض نہایت ہی غور و فکر کے محتاج ہیں - اس لئے ہم بھی چند سوالات قائم کر کے ان کا جواب دیں گے - حق تعالےٰ اس کارِ دشوار میں ہماری مدد کرے اور صحیح نقطۂ نگاہ کی تلقین کرے -

(۱) وما کفر سلیمان کا کیا مفہوم ہے - اور یہ کہہ کر یہود کے کس خیال خام کو باطل کیا گیا ہے -

(۲) بظاہر اس آیت میں سحر کو کفر قرار دیا گیا ہے - کیا فی الواقع کفر و سحر ایک ہی چیز ہیں اور دونوں میں کچھ فرق نہیں -

(۳) وما انزل علی الملکین میں ما کیسا ہے اور اس کا عطف کس پر ہے -

(۴) ما انزل میں اگر ما کو موصولہ مانا جاتا ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے - کہ کون سی چیز فرشتوں پر نازل کی گئی تھی -

(۵) ملکین کے متعلق بھی اہل تفسیر نے بہت ساری موشگافیاں کی ہیں - اس بارہ میں صحیح صورت حال کیا ہے -

اب ان سوالات کے نمبروار جواب ملاحظہ فرمایئے :-

(۱) میرے نزدیک وما کفر سلیمان بطور جملۂ معترضہ کے اس لئے لایا گیا ہے کہ یہود اپنی کفریات و سحریات کو حضرت سلیمان کی طرف منسوب کرتے تھے - اور بعض علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ یہود حضرت سلیمانؑ کو نبی نہیں مانتے تھے اور انکی سلطنت کو ان کے جادو کا نتیجہ قرار دیتے تھے - اس لئے اللہ پاک نے بتایا کہ حضرت سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا - یعنی ان کو سحر و شعبدہ سے کوئی تعلق نہ تھا - بلکہ سحر و شعبدہ بازی تو ان شیطانوں کا کام تھا جو حضرت سلیمان کے باغی تھے - اور بھاگ کر سحر سیکھتے تھے - اس لئے انہوں نے

در اصل کفر کہا ہے۔ اور حضرت سلیمانؑ کو کفر و سحر سے کوئی نسبت ہی نہ تھی۔ پس گویا جملہ معترضہ لا کر حضرت سلیمانؑ کو کفر و سحر سے بری قرار دیا گیا اور کفر و سحر کی نسبت باغی اور مغرور شیطانوں کی نسبت کی گئی ہے۔

(۲) سحر و کفر میں بعض علماء تفریق کرتے ہیں۔ چنانچہ امام رازیؒ نے سحر کی آٹھ قسمیں قرار دے کر بعض کو کفر اور بعض کو غیر کفر بتایا ہے۔ لیکن فقہا کا مسلک یہ ہے۔ کہ ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ و امام احمدؒ) کے نزدیک جادو سیکھنا کفر ہے۔ اور سیکھنے کے بعد جو شخص جادو کا عمل ایک دفعہ کرے تو اس کی سزا قتل ہے۔ لیکن امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ کے عمل کرنے سے نہیں۔ بلکہ بطور عادت چند دفعہ جادو کا عمل کرنے سے ایسا شخص واجب القتل ہو جاتا ہے مگر اس سلسلہ کی روایات سے ائمہ ثلاثہ کے مسلک کو تقویت پہنچتی ہے اور خود اس آیت میں سحر کا کفر ہونا نہایت واضح ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ سحر کی متعدد قسمیں قرار دے کر بعض کو کفر میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور بعض کو الگ کر لیا جاتا ہے۔ البتہ کفر کے گناہ کبیرہ قبیح ہونے میں تو کسی کا اختلاف نہیں معلوم ہوتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید نے جہاں بھی سحر کا تذکرہ کیا ہے۔ وہاں سحر کی مذمت ہی مقصود معلوم ہوتی ہے۔ کہیں بھی مدح و ستائش کے انداز میں سحر کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اسی لئے پیغمبروں اور رسولوں کو سحر سے بری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک شیطانی عمل اور قبیح فعل ہے۔ اس لئے سحر کو چاہے کفر مانو یا نہ مانو اس کے مذموم قبیح اور گناہ کبیرہ میں تو کوئی تامل ہی نہیں کیا جا سکتا۔

میرا مقصود ائمہ اربعہ کے مسلک کے بیان کرنے کا یہ ہے کہ آج جو پاکستان میں دولت اور سرمایہ کی خاطر بہت سارے مسلمان کہلانے والے اور دعوےٰ مذہب کرنے والے جو علوم سفلیہ اور علوم علویہ کو استعمال کرتے ہیں۔ ان کو ائمہ اربعہ کے فیصلے سے خبردار رہنا چاہیئے۔ اور ٹونوں اور جادو وغیرہ سے باز رہیں۔

باقی آئندہ

بقیہ شیخ الہند ثانی صفحہ ۱۴ سے آگے:۔

میں ملازمت کے خلاف حرمت کا فتوےٰ دے دیا۔ کراچی خلافت کانفرنس میں ترک موالات کی قرار داد آپ ہی نے پیش فرما کر اسے پاس کرا دیا۔ مولانا محمد علی صاحب مرحوم۔ مولانا شوکت علی صاحب۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ نے اس کی تائید کی۔ اس قرار داد نے سامراج کا تمام نظام حکومت متزلزل کر دیا۔ بالآخر حضرت مولاناؒ اور مولانا محمد علی مرحوم وغیرہ رفقاء گرفتار کر لئے گئے اور دو سال تک کراچی میں قید و بند کی مشقتیں اٹھائیں۔ اس مقدمہ میں حضرت شیخ نے جس جس طرح اپنے جرم کا اقبال اور ترک موالات کا اثبات فرمایا اس کی نظیر تاریخ عالم میں مشکل سے ملے گی۔ مولانا محمد علی مرحوم اس مجاہدانہ للکار سے اتنے متأثر تھے کہ آپ کے بیان ختم ہونے پر قریب آئے اور آپ کے قدم چوم لئے اس مقدمہ کے تفصیلات مقدمہ کراچی وغیرہ کتابوں میں تفصیل سے ذکر ہیں۔ کراچی و مالٹا کی جیلوں میں آپ کے اہم ترین مشاغل قرآن کریم کا حفظ کرنا اور سلوک و طریقت کے مراحل طے کرنا تھا۔ اس ضعف و پیرانہ سالہ بیماری میں بھی گزشتہ سال دیوبند سے سینکڑوں میل دور آسام کے آخری سرحدات سے گزرتے ہوئے مسلمانوں کی ہدایت کے لئے طویل اسفار فرمائے۔ اور ایک ایک مجلس میں ۷۔۷ ہزار مسلمانوں کو بیعت و ارشاد کے خلعت کریمہ سے نوازا۔ گیارھویں صدی میں حضرت سید آدم بنوری اور حضرت سیّد احمد شہید بریلوی قدس اسرارہم سے دعوت و اصلاح کا جو کام لیا گیا تھا۔ چودھویں صدی میں اس امام اولوالعزم نے وہ کام تکمیل تک پہنچایا۔

برطانیہ امپریلزم کے اس سب سے عظیم دشمن سے تقسیم ہند کے بعد اسلامی ممالک نے خواہش کی کہ وہ ہمارے ہاں اقامت پذیر ہو جائیں۔ لیکن انہوں نے فرمایا کہ ہندوستان کے ساڑھے چار کروڑ اُمت رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کو کس کے سہارا چھوڑ دوں جن کی ساری زندگی مسلمان قوم کو انگریزی استبداد و سامراجیت سے نجات دلانے میں صرف ہوئی۔ حضرت والد ماجد مدظلہ نے تعزیتی اجلاس میں فرمایا۔ کہ جنگ کشمیر کے دوران ایک بہت بڑے صاحب منصب وزیر نے آپ سے مل کر التجا کی کہ صرف اتنا کہہ دیجئے کہ جنگ کشمیر قومی لڑائی ہے۔ آپ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ کشمیر کی آزادی کے لئے لڑنا ہر مسلمان کا جہاد ہے۔

صدارت دارالعلوم دیوبند

۱۳۴۶ھ میں آپ کی خدمت میں دارالعلوم دیوبند کے صدارت عظمےٰ کا منصب جلیل پیش کیا گیا۔ جس کو آپ نے دارالعلوم دیوبند کے مصالح کے بموجب پسند فرما کر قبول فرمایا۔ اور اپنے عظیم سیاسی تبلیغی تدریسی خدمات پر مزید براں دارالعلوم دیوبند کے صدارت کے فرائض بھی باحسن طریقہ آخر دم تک انجام دیتے رہے۔

تلامذہ جن میں ممتاز علماء۔ شیوخ اکابر۔ محقق اور بڑے بڑے راہنما شامل ہیں۔ اور متوسلین کا حلقہ پاک و ہند سے متجاوز ہو کر مشرق وسطیٰ۔ جنوبی افریقہ۔ جاوا سماٹرا۔ انڈونیشیا۔ برما۔ افغانستان۔ ایران۔ بلخ۔ بخارا وغیرہ اطراف عالم تک پھیلا ہوا ہے۔ خداوند ایزد تعالےٰ اس مقدس شیخ کے روضۂ بابرکات کو منبع انوار بنا دے۔ اور حضرت شیخ کو مقامات قرب کے اعلےٰ مراتب پر فائز کر دے۔ آمین یا الٰہ العالمین

تعزیت

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کے انتقال پر ملال کی خبر آتے ہی مدرسہ عربیہ احیاء العلوم المدنیہ جامع مسجد صدیقیہ لیبر کالونی لائلپور میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ جملہ عملۂ مدرسہ نے قرآن خوانی کر کے حضرتؒ کی روح مبارک کو ثواب پہنچایا۔ بعد از نماز جمعہ ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرتؒ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور آپ کی سیاسی اور مذہبی خدمات کو سراہا گیا۔ ہم اہل مدرسہ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرتؒ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرتؒ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

(حضرت مولانا) عبدالغفور (صاحب)
مہتمم مدرسہ

مثل ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

بچوں کا صفحہ

(از صوفی محمد شفیع عمر الدین صاحب بیربود خاص)

صحت کے اصول

۱- پیارے بچو! حدیث میں دو نعمتوں کا ذکر ہے۔ جن سے بہت لوگ نقصان اُٹھاتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہے صحت اور دُوسری فراغت۔ جب یہ دونوں چیزیں میسّر ہوں۔ تو ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور صحت کو قائم رکھنے کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیئے

۲- ایک دُوسری حدیث میں آیا ہے۔ کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جاننا چاہیئے۔ ان پانچ باتوں میں ایک یہ بات ہے کہ بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت سمجھیں۔

۳- یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ تندرستی اللہ تعالےٰ کی بڑی نعمت ہے ہمیں وہ تدبیریں عمل میں لانی چاہیئے جن سے صحت بحال رہے اور بیماریوں سے بچاؤ رہے۔ چند مفید باتوں کا ہم اِدھر ذکر کرتے ہیں۔

آنکھوں کی صحت

اس نعمت کا صحیح اندازہ لگانا ہو تو کسی اندھے کو پُوچھئے۔ وُہ کہیگا کہ ساری دُنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

رات کو سونے سے پہلے سُرمہ لگانا سُنّت ہے۔ سرمہ لگاتے رہنے سے آنکھیں دُکھنی شاذ و نادر ہی آتی ہیں۔ بینائی ٹھیک رہتی ہے۔ دُوسرے مرضوں کا بچاؤ رہتا ہے۔ آنکھوں کا رنگ ٹھیک رہتا ہے۔ پلکوں کے بال جمے رہتے ہیں۔

دانتوں کی صفائی

دانتوں کی صفائی کا بہت خیال رکھیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ پانچوں وقت نماز کا وضُو کرنے سے پہلے مسواک کر لیں۔ کم از کم یہ کریں کہ فجر کے وضُو کے وقت اور عشاء کے وضُو کے وقت ضرور بلا ناغہ مسواک کرتے رہیں۔ مسواک سے دانت صاف رہیں گے۔ مُنہ کی بدبو جاتی رہے گی۔ دانتوں کا مرض نہیں ستائیگا اور ہاضمہ ٹھیک رہے گا۔

کپڑوں کی صفائی

یہ ضروری نہیں کہ کپڑے قیمتی ہوں۔ لباس سادہ ہو۔ مگر صاف سُتھرا اور پاک ضرور ہو۔ میلا کچیلا لباس نہ رکھنا چاہیئے۔ جونہی کپڑے میلے ہوں ان کو دھو لینا اچھی عادت ہے۔ بچپن میں اگر میلے کپڑے پہننے کے عادی ہو گئے تو بڑے ہو کر یہ عادت نہ چھوٹے گی۔

کھانا پینا

پُرخوری کی عادت اچھی نہیں ہمیشہ ہاتھ دھو کر کھانا شروع کرنا چاہیئے۔ اور ابھی چند نوالوں کی بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ اُٹھا لینے چاہیئں۔ زیادہ کھانا معدہ پر بوجھ ڈالتا ہے۔ بعض اوقات پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ اندازہ سے مقررہ وقت پر کھاؤ گے تو بیماریوں سے بچاؤ رہیگا۔ ہاضمے کے چورنوں یا ہاضمہ کی ولایتی گولیوں کی کبھی ضرورت نہ پڑے گی۔

بول و براز

رفع حاجت کے لئے صبح کا وقت مقرر کریں۔ روزانہ مقررہ وقت پر پاخانہ میں جائیں۔ اس عادت کو بھی صحت کی بحالی میں بڑا دخل ہے۔

ورزش اور سیر

بچپن کے زمانے سے ہی کوشش کریں کہ جسم طاقتور بنا رہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ مناسب ورزش اور سیر وغیرہ کرتے رہنا چاہیئے۔ صبح کا وقت اس مقصد کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

نیند

نیند صحت کے لئے بڑی ضروری ہے۔ طالب علمی کے زمانہ میں پڑھائی کی خاطر رات کو جاگنا پڑتا ہے۔ مگر بہت رات تک جاگنا اچھا نہیں۔ وقت مقرّر کر لینا چاہیئے اور مقرّر وقت پر ہر رات سو جانا چاہیئے۔

غُسل

روزانہ نہانے کی عادت اچھی ہے لباس کے ساتھ جسم کو صاف رکھنا بھی ضروری ہے۔

جمعہ مبارک کے دن تو ہر حال میں ضرور نہا کر مسجد میں حاضر ہونا چاہیئے۔

باطنی صفائی

ظاہری صفائی کے ساتھ باطنی صفائی بھی ضروری ہے۔ یہ عبادت اور نماز سے حاصل ہوگی۔ نماز بُری باتوں سے روکتی ہے۔ تمام بُری عادات کو ترک کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

بچو! اگر ان چند نصیحتوں پر عمل کرو گے۔ تو بڑا سُکھ پاؤ گے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷
قیمت ۴ر
منظور شدہ محکمہ تعلیم
۱۔ لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱۔ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۶ء
ایڈیٹر عبید اللہ انور
۲۔ پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری C.B.T.۲۷۳۔۲۲۸۱۔ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۵۶ء
بدل اشتراک سالانہ للعہ
ششماہی ۶ر

پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ سے شائع ہوا